یاد رکھیے

* نجی جگہوں پر بلا ضرورت نہ جمع ہوں۔
* عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھیڑ بھاڑ والی جگہ سے دور رکھیں۔
* اگر بہت ضروری سمجھیں تو ہی میلوں، مذہبی جلسوں اور تیوہاروں کے ذاتی پروگراموں میں حصہ لیں۔
* کوئی بھی لاوارث پیکٹ، بریف کیس، ٹرانزسٹر، گھڑی، بیگ، گٹھری بوری یا گاڑی وغیرہ میں بم ہو سکتا ہے ایسی مشتبہ چیزوں کے بارے میں بلا تاخیر پولیس کو مطلع کریں۔
* حفاظتی دستوں کے کام میں مدد کریں۔
* افواہیں نہ سنیں اور نہ پھیلائیں

آپ کی حفاظت انتظامیہ کا اولین فرض ہے

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

LW/NP 58 **RIZWAN** R.N. 2416/57
172/54 Mohammed Ali Lane
Gwynne Road. Lucknow - 226018

حکیم ڈاکٹر عبد العلیؒ کے مجربات سے فائدہ اٹھائیے

کبدون

جگر میں ورم ہو یا ضعف جگر۔ اس کا استعمال بہت ضروری، مثانہ کی پتھری کو ختم کرنے کے لیے چند ماہ اس دوا کا استعمال ہر مریض کے لیے بے حد مفید۔

نشکر

ذیابیطس کی کامیاب اور پُر اثر دوا، مایوس آپ ہرگز نہ ہوں یہ دوا جسم کی زائد شکر اس طرح کنٹرول کرتی ہے کہ بدن میں اتنی ہی شکر کی مقدار موجود رہ جاتی ہے جتنی کہ ایک صحت مند انسان کے جسم میں ہونی چاہیے۔

ہردینا

گردے کا درد پتھری کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔ درد کتنا ہی شدید ہو، آرام حاصل کرنے کے لیے اور آپریشن سے بچنے کے لیے اس دوا کے استعمال کو ہرگز نہ بھولیں۔

حسنی فارمیسی ۱۴۱/۷۷، اگوئن روڈ روف مارکیٹ امین آباد، لکھنؤ

بانی: حضرت مولانا محمد ثانی حسنیؒ

خواتین کا ترجمان

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

جلد نمبر (۳۷) شمارہ نمبر ۴ (۶)

جون سنہ ۱۹۹۳ء

مجلس ادارت

ایڈیٹر:-

محمد حمزہ حسنی

اُمامہ حسنی

میمونہ حسنی

اسحاق حسینی ندوی

جعفر مسعود حسنی ندوی

سالانہ چندہ

برائے ہندوستان — ۶۰ ساٹھ روپے

غیر ملکی ہوائی ڈاک ——— ۱۵ امریکی ڈالر

خصوصی تعاون ۵۰۰ پانچسو روپے

فی شمارہ ۵ روپے

پتہ

ماہنامہ رضوان ۲/۵۴ محمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ (انڈیا)

مدیر

اپنی بہنوں سے

یہ حج کا مبارک مہینہ ہے خدا کے لاکھوں خوش نصیب بندے اس وقت حرمین شریفین کی سر زمین پاک پر طواف کعبہ اور سلام و زیارت، سعی و قیام عرفہ کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہوں گے، اُن خوش نصیبوں کی بلندی قسمت کا کیا کہنا، خدا ان کے حج کو قبول فرمائے اور ہم مہجوروں — اور غریب الدیار لوگوں کو بھی اس دولت سے سرفراز فرمائے ہم ان مبارک اور خوش قسمت لوگوں سے اتنا کہہ کر مبارک باد پیش کرتے ہیں:-

مزے لوٹو حلیم اب بن پڑی ہے
بڑی اونچی جگہ قسمت لڑی ہے

اپنی بہنوں سے (اداریہ) — مدیر — ۳
تاجکستان میں... — مدیل احمد (پاکستان) — ۲۲
بوسنیا میں اقوام متحدہ — ع۔ ر۔ ف (پاکستان) — ۲۹
آپ کس مقام پر ہیں — ولیہ نکہت — ۲۰
بری باتیں (کتاب ہدایت) — مولانا محمد اویس ندوی نگرامی — ۴
میری رفیقۂ حیات — مولانا محمد راشد مگہری — ۳۳
عیادت کی فضیلت (حدیث کی روشنی میں) — امۃ اللہ تسنیم — ۶
ہمیشہ کا پچھتاوا (بچوں کا گوشہ) — طالب الہاشمی — ۳۷
احتساب (اسوۂ صحابہ) — مولانا عبد السلام ندوی — ۱۰
نعت شریف — یوسف نہال — ۱۵
نعت شریف — طفیل مدنی — ۱۱
کیا آپ کے بال گرتے ہیں — طیبہ سلمیٰ سلطانہ — ۳۵
پھوپی اُمّی — سید محمود حسن حسنی — ۱۶
حرم کعبہ — سید عبد العزیز (ہوڑہ) — ۷
احکام عید الاضحیٰ — ۱۲
کیا آپ جانتی ہیں — ساجدہ کاظمی انصاری — ۳۴
باطل کا دار — مولانا عبد الکریم پاریکھ — ۸
دسترخوان — ثمینہ صدیقی — ۳۹

اڈیٹر پرنٹر پبلشر محمد حمزہ حسنی نے مولانا محمد ثانی حسنی فاؤنڈیشن کے لیے نظامی آفسیٹ پریس میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ رضوان ۱۷/۲/۵۴ محمد علی لین گوئن روڈ سے شائع کیا

بُری باتیں

مولانا محمد ادریس ندوی کراچی

چھپا کر لینا

وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(آل عمران - ۱۷)

اور جو کوئی غنیمت کا مال چھپا کرے گا تو قیامت کے دن اپنا چھپایا مال لے کر آئے گا۔

کئی آدمیوں کا جو سامان ایک ہی میں ہو، اور وہ بانٹ کر علیحدہ علیحدہ نہ کیا گیا ہو اس میں سے کوئی چیز دوسرے ساجھیوں سے چھپا کر لے لینے کو "غلول" کہتے ہیں، یہ بھی ایک قسم کی چوری ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! جو ہمارے کسی کام پر مقرر ہو، وہ ایک سوئی بھی چھپا کرے گا تو وہ "غلول" ہے اور اس کو قیامت کے دن لے کر آئے گا۔

غزوہ خیبر میں ایک غلام نے غنیمت کے مال سے ایک شملہ چرایا تھا، جب لوگ خیبر سے آگے بڑھے تو ایک تیر اس غلام کو ایسا لگا کہ اس کا انتقال ہو گیا مسلمانوں نے کہا اس کو جنت مبارک ہو، حضورؐ نے سنا تو فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جس شملہ کو اس نے در خیبر میں چرایا تھا وہ اس پر آگ کا شعلہ ہو رہا ہے۔ لوگوں نے یہ سنا تو بہت اثر ہوا، ایک شخص نے جوتے کا تسمہ لے لیا تھا اس کو سامنے لا کر ڈال دیا یہ دیکھ حضورؐ نے فرمایا، یہ آگ کا تسمہ ہے آگ کا۔

حرام کمائی

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرہ ۲۳)

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقہ سے نہ کھاؤ۔

جو مال اللہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے خلاف حاصل کیا جائے وہ ناجائز ہے مسلمان کو ایسا مال استعمال کرنا حرام ہے چوری، ڈاکہ، رشوت، سود، بدکاری، بے ایمانی وغیرہ حرام کمائی کے ذریعہ ہیں، ان سے بچنا چاہیے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے کہ ایک آدمی، جس کا کھانا پینا پہننا سب حرام مال سے ہے، وہ خدا سے دعا مانگتا ہے، اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک ہے، پاک کو قبول کرتا ہے

ایک بار آپ نے کہا کہ ایک آدمی دس درہم میں کپڑا خریدتا ہے، ان درہموں میں ایک درہم حرام کمائی میں سے ہے تو جب تک وہ آدمی اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک غلام تھا، اس کے پاس اسلام سے پہلے کی ایک ناجائز کمائی تھی جسے اس نے حضرت ابوبکرؓ کو دے دیا، آپ اس کو اپنے مصرف میں لائے، لیکن جب معلوم ہوا کہ یہ ناجائز کمائی تھی تو منھ میں انگلی ڈال کر قے کر ڈالا۔

رشوت

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ ۲۳)

اور (نہ) مال کو حاکموں تک پہنچاؤ تا کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصّہ گناہ سے کھا جاؤ اور تم جان رہے ہو۔

اس آیت میں رشوت سے روکا گیا ہے رشوت کے معنی یہ ہیں کہ اپنی کسی ناحق غرض کے پورا کرنے کے لیے کسی کاربرداز آدمی کو کچھ دے کر اپنے موافق کر لے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ خیبر کے یہودیوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو ایک معاملہ میں رشوت دینی چاہی تو انھوں نے کہا اے یہودیو! جو تم نے رشوت پیش کی ہے وہ حرام ہے، ہم مسلمان اس کو نہیں کھاتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی مصلحت سے حاکموں کو تحفہ قبول کرنے سے روکا ہے۔ ایک دفعہ ایک حاکم نے آکر کہا کہ یہ صدقہ کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے! یہ سن کر حضور منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: عامل کا کیا حال ہے کہ ہم اس کو بھیجتے ہیں تو آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ میرا ہے تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھ کر نہ دیکھتا کہ اس کو تحفے ملتے ہیں یا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اس میں سے جو لے جائے گا وہ قیامت میں اپنی گردن پر لاد کر لائے گا۔

چوری

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا۔

(مائدہ - ۶)

اور جو کوئی چور ہو، مرد یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔

کسی کی رکھی ہوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چھپا کر لے لینے کا نام چوری ہے اس کی سزا بھی بڑی رکھی گئی ہے، یعنی ہاتھ کاٹ ڈالنا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے وعدہ لیتے تھے کہ چوری اور بدکاری نہ کریں گے! فرمایا، اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ ایک معمولی خود یا رسی چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

ایک بار حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے نماز کی حالت میں آپ کو جنّت اور دوزخ کا نقشہ دکھلایا گیا، نماز پڑھ چکنے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں اس کو بھی دیکھا ہے جو اپنی آنکڑی سے حاجیوں کا سامان چرا لیتا تھا، اور اگر مالک ہشیار ہو جاتا تو کہہ دیتا تھا کہ اتفاق سے اس میں پھنس کر چلا آیا، اور اگر وہ بے خبر رہتا تھا تو لے جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھرتا تھا۔

سود خوری

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا۔

اے ایمان والو! سود مت کھاؤ

مال و دولت اللہ کی نعمت ہے، اس کے ذریعہ خدا کے مخلوق کی خدمت کرنا چاہیے، جن کی دولت خدا کے حکم کے خلاف ہوتی ہے وہ آخرت میں نقصان اٹھائیں گے، سود کا کاروبار بھی اللہ کی مرضی کے خلاف ہے اس سے لوگوں میں غریبی پھیلتی ہے، بعض آدمی تو ضرور امیر بن جاتے ہیں، مگر اس کی وجہ سے عام طور سے لوگ مفلس ہو جاتے ہیں، سود لینا آدمی کا خون چوسنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تھا کہ خون کی ایک نہر ہے، اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے اور ایک دوسرا آدمی ہاتھ میں پتھر لیے کھڑا ہے۔ پہلا آدمی تھک کر جب کنارے آنا چاہتا ہے تو دوسرا آدمی ایسا تاک کر پتھر مارتا ہے کہ اس کا منھ کھل جاتا ہے، وہ پتھر لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں چلا جاتا ہے، وہ پھر کھا کر پیچھے لوٹ جاتا ہے۔ حضرت جبرئیلؑ

(باقی صفحہ … پر)

حدیث کی روشنی

عیادت کی فضیلت

حضرت ابی عبداللہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے درد کی شکایت کی جو اُن کے جسم میں تھا، آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ پڑھو

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے (یعنی جو درد میں اپنے بدن میں پاتا ہوں اس سے بچنا چاہتا ہوں (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کو موت ابھی نہ آئی ہو اور اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ کہے اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔

ترجمہ:۔ میں اللہ تعالیٰ سے جو بڑے عرش کا مالک ہے، سوال کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا عطا فرمائے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت بخشے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

مریض سے کیا کہا جائے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور حضور جب کسی کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے، کوئی ڈر نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ پاک کرنے والی ہے۔ (یعنی گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ حضورؐ کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ کیا آپ بیمار ہیں، آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریلؑ نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پھونکتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا دے اور ہر نفس کی برائی سے اور حاسد کی آنکھ سے، اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں آپ پر پھونکتا ہوں (مسلم)

جہنّم سے حفاظت کرنیوالے کلمات

حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے) تو اللہ جلّ شانہ، اس کی تصدیق فرماتا ہے اور فرماتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں) اور جب بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہتا ہے (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں) تو پروردگار عالم فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ۔ (یعنی میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں) اور جب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کی سب تعریف ہے) تو پروردگار فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ (یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اور میری بادشاہت ہے اور میرے لیے ہی سب تعریف) اور جب بندہ کہتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ قوت ہے اور نہ طاقت ہے مگر اللہ کو) تو اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ (یعنی میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے سوا کسی میں قوت اور طاقت نہیں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا جو ان کلمات کو مرض الموت میں کہے تو اس کو آگ نہ جلائے گی۔ (ترمذی)

حرمِ کعبہ میں

سید محمد عبدالعزیز شرقی (ملتان)

تیرے گھر کی خیر یارب تیرے دیوانوں کی خیر
ذوق و شوقِ بندگی میں مست پروانوں کی خیر
شوق ایسا والہانہ ایک پر گرتا ہے ایک
جلوۂ شمعِ حرم کی اس کے پروانوں کی خیر
توڑ کر سارے علائق مال و زر اولاد کے
تیرے در پر آ پڑے ہیں ایسے مہمانوں کی خیر
لغزشوں سے بچ رہے ہیں مست ہیں ہشیار ہیں
بندگی کی حد پہ قائم ایسے فرزانوں کی خیر
گونجتی ہے کان میں اب تک براہیمی دُعا
یاالٰہی غیر ذی زرع بیابانوں کی خیر
میٹھے میٹھے درد دل کی خیر ہو یارب مرے
چشمہائے تر کے ان لبریز پیمانوں کی خیر
یورشِ اعدائے دیں ہے تیرے گھر کی تاک میں!
یاالٰہی تیرے گھر اس کے نگہبانوں کی خیر
دشمنانِ دینِ حق کی نیتوں میں ہے فساد
خیر و بطحا کی اور ان کے نگہبانوں کی خیر
قومیت باقی رہی اور قبلۂ اوّل گیا!
خیر ہو اسلام کی سارے مسلمانوں کی خیر

باطل کا وار

مولانا عبدالحکیم پاریکھ

باطل ہمیشہ کمزور گوشوں کا متلاشی ہوتا ہے۔ طبقہ نسواں پر ہونے والے ظلم کی دہائی دے کر میدان میں اب پوری دنیا پر اس طرح اترا ہے کہ گویا طبقہ نسواں کو مکمل طور پر اپنا ہمنوا بنالے گا۔ لیکن حق کے میدان میں آجانے کے بعد اس کا وار انشاءاللہ خالی جائے گا۔ بلکہ اپنا خنجر خود اسے اپنے سینہ میں پیوست کرنا پڑے گا۔

خواتین کو حقوق دلانے والے نعرہ باز لوگوں کے پہلے وار میں خواتین اپنا مقام پہچان لیں کہ انھیں کس جگہ کھڑا ہونے کو کہا جا رہا ہے۔ اعتراض کی بات مردوں کی چار شادیوں کے کمزور پہلوؤں کے متعلق ہونے لگی ہے جس کا شریعتِ ربانی سے کوئی تعلق نہیں محض سماج کے رسم و رواج کی وجہ سے ایک اصولی اجازت کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اب یہاں تک کہا جا رہا ہے کہ اگر مردوں کو بیک وقت چار بیویوں کی اجازت ہے تو عورتوں کو ایک وقت میں چار مرد کی اجازت کیوں نہ دی جائے؟ ہے کوئی جواب اس دلوش طلب کا جو ظاہر ہے کہ کسی بھی عورت کی طرف سے آج تک نہیں ہوئی یہ ان مردوں کی زبان کا جھاگ ہے جو حقوق نسواں کے شیدائی ہیں۔

اگر عورتوں کے مجمع میں یہ لوگ اپنی مانگ پیش کریں تو چپلوں سے ان کی خبر لی جانے میں ذرا شک نہیں لیکن بہرحال اس اعتراض کا بھی ہم سنجیدہ جواب دیں گے۔ ایک وقت میں اگر کوئی خاتون چار مرد کی بیوی بننا چاہے تو ہمارے خیال میں وہ کوئی عورت نہیں ہے بلکہ وہ کوئی حیوان مادہ ہوگی اس صورت میں ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن شکل میں عورت اور باطن میں حیوان ایسی کوئی عورت کو معترضین سامنے لے آئیں تو ہم کہیں گے کہ ہونے والی اولاد کا باپ کون ہوگا۔ عورت کے چار مرد اس کے خادم ہوں گے یا حاکم؟ خادم ہونے کی صورت میں اولاد کے ذمہ دار مرد تو بہرحال نہیں ہوں گے حاکم ہونے کی صورت میں ایک کی اولاد کی ذمہ داری بھلا بقیہ شوہر کیوں لینے لگے؟ پھر ایسی عورت اپنی اولاد کے لیے قابل احترام بھی کیوں ہوگی وہ تو ایک ٹیکسی ہوئی کہ چار مسافروں کو لاد کر چلنا ہی اس کے وجود کا مقصد ٹھہرا۔

پھر اس کا علمی پہلو یہ بھی ہے کہ طبقہ نسواں میں یہ خواہش بھی آیا کبھی پائی گئی تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ قدرت نے آج تک کوئی ایسی عورت تخلیق ہی نہیں کی جو ایک وقت میں چار تو کیا دو کی بیوی بھی بننا پسند کرے جب عورت کی فطرت میں یہ تقاضا نہیں تو مطالبہ کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟

بہرحال یہ امر واقعہ ہے کہ اعتراض کرنے والے ایسی کسی عورت کی نشاندہی ہرگز نہیں کر سکتے یہ اور بات ہے کہ داڑھی مونچھ منڈا کر ساری زیور پہنا کر کرایہ پر لیے ہوئے کسی مرد کو پیش کردیں تو اور بات ہے اور ظاہر ہے کہ فی الحال انھیں ایسا کرنے کی ضرورت اس لیے بھی نہیں ہے کہ مغرب زدہ طبقہ ایسے لوگوں کی ہمنوائی کرتا ہو تو انھیں دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جو بکتا ہے بکے جاتے ہیں چیخ چلا کر ماحول بن گیا تو طاقت کے زور سے چاہے جو کریں لیکن دلیل سے کسی کو مطمئن نہیں کر سکتے۔

اب خواتین کا یہ کام ہے کہ ان مضامین کی روشنی میں اپنے نفع نقصان کا خوب خوب ناپ تول کرلیں کہ آیا شریعت اسلامی کے عطا کردہ باعزت مقام کو وہ قبول کرتی ہیں یا عورت کی حیا اور عصمت پر بولی بولنے والے دلالوں کے ہاتھ بکنا پسند کرتی ہیں۔ ہم صرف مسلمان خواتین ہی نہیں بلکہ اس ملک کے ہر مذہب کی ماننے والی بہنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی ہماری آواز کو اپنے ضمیر کی آواز ماننے پر مجبور ہیں۔ سوال اٹھ کر کھڑا ہونے کا ہے اور باطل کے وار کو ناکام کرنے کا اگر دوسری بہنوں کا تعاون بھی ہمیں حاصل ہو تو یہ فتنہ کی جڑ کو مضبوط ہونے کا موقع ہی نہیں ملے گا ورنہ۔

یہ پودا آج بے سایہ ہے گہری جڑ پکڑے گا
سلاسل بن کے انسانی دماغوں کو جکڑے گا

آج بھی مذہب و اخلاق سے گہری وابستگی مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں زیادہ ہے۔ نیکی، خیرات، صدقات، شرم و حیا، خوف خدا، عصمت و ایمان، روزہ، عبادات و مذہبی رسومات، امن و سلامتی، دان دھرم، خیرات اور مذہبی رکھ رکھاؤ میں ہندو بہنیں بھی کم نہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کی آواز بھی اس معاملہ میں باطل کے کاشانوں تک پہنچ جائے کہ وہ عورت کو بیچ کھانے والی تہذیب کو ہرگز پنپنے نہیں دیں گی۔

آج کے اس مادی اور انکارِ خدا کے دور میں آدھی پونی حفاظت عورتوں کے دم سے ہے گو یہ بات دوسری ہے کہ صحیح مذہبی تعلیم کے مقابلہ میں رسم و رواج کو مذہب کے ساتھ ملا دیا گیا ہے لیکن یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ اس معجون مرکب کی امین و محافظ عورت ہی ہے۔

یہ مرحلے بعد کو بھی طے ہو سکتے ہیں کہ حقیقی دین اور رسمی دین کا امتزاج تعلیم تحقیق و تبلیغ اور دلائل سے صحیح و غلط کو الگ الگ کر کے دکھایا جائے۔ لیکن ابھی تو ہم اس مرحلے میں ہیں کہ دین اور اخلاق کی قدروں کی جگہ جب الحاد و بے دینی کا محاذ کھڑا کیا گیا ہے تو مسلمانوں کے ساتھ ہندو، سکھ، عیسائی، جین اور تمام مذاہب کی خواتین بھی اٹھ کھڑی ہوں کہ باطل کا وار عورت کی عصمت پر ہونے جا رہا ہے۔ بہنیں ایک مقدس وجود کا جامہ پہن کر دنیا میں آتی ہیں۔ ان کے دامن تقدس پر کسی داغ دھبہ کے امکان کے وقت اگر اس ملک کے تمام مذاہب کے طبقہ خواتین میں اتحاد ہونا ممکن ہے تو آج اس کا وقت ہے۔ **

بقیہ: سود خوری

نے بتایا کہ یہ خون کی نہر میں تیر رہا ہے سود خوار ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کھانے والے، سود دینے والے، سود پر گواہ ہونے اور سود کی دستاویز لکھنے والے سب پر لعنت ہے۔

سنہری اصول

محنت کرنے والا انسان زندگی میں کبھی مایوس و نامراد نہیں رہتا۔

- جو لوگ اپنے پڑوسی سے محبت نہیں کرتے وہ اپنے ایک ہاتھ کو بیکار کر لیتے ہیں۔
- اس کامیابی کی عمر بہت کم ہوتی ہے جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ اس کامیابی کی عمر طویل ہوتی ہے جو جد و جہد کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

مولانا عبدالسلام ندوی مرحوم

(قسط ۲۹)

احتساب

ایک بار ایک شخص نے جمعہ پڑھا اور اسی جگہ دو رکعت سنت بھی ادا کی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا تو دھکیل دیا اور کہا کہ چار رکعت جمعہ پڑھتے ہو اس سرزنش کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں سنت پڑھتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی کا اتباع کرتے تھے۔

حضرت قیس بن عبادؓ کا بیان ہے کہ میں پہلی صف میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت ابی ابن کعبؓ نے مجھ کو پیچھے سے کھینچ کر ہٹا دیا اور خود میری جگہ کھڑے ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ برا نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہی وصیت فرمائی ہے' اس کے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر تین بار فرمایا خدائے کعبہ کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے'، خدا کی قسم میں عام لوگوں پر افسوس نہیں کرتا ان پر افسوس کرتا ہوں جنھوں نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، قیسؓ ابن عباد نے پوچھا اہل عقد کون لوگ ہیں؟ بولے امراء۔

ایک بار حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے حسن اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو بھی یہی سورت پڑھائی تھی حضرت عمرؓ نے سنا تو ان کو قرات میں اختلاف معلوم ہوا چنانچہ ان کو چادر سے باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور کہا کہ جس طرح آپ نے مجھ کو پڑھایا ہے ان کی قرات اس کے مخالف ہے آپ نے فرمایا قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جس طرح ہو سکے پڑھو،

ایک بار صحابہ کرام کسی جنازہ کے ساتھ آہستہ آہستہ جا رہے تھے حضرت ابو بکرؓ آئے اور کوڑا اٹھا کر کہا کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ جنازے میں دوڑتے ہوئے چلتے تھے"۔

ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بازار میں زیتون کا تیل خرید' اسی جگہ ایک شخص نے اس کو خریدنا چاہا نفع ملتا تھا انھوں نے اس کے ہاتھ فروخت کر دیا' اسی حالت میں پیچھے سے ایک شخص نے ان کی کلائی پکڑلی مڑ کر دیکھا تو حضرت زید بن ثابتؓ تھے فرمایا کہ "جہاں خریدا ہے وہیں نہ بیچو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے"۔

حضرت ابو مسعودؓ انصاری حلقہ قائم کرکے بیٹھے تھے، دو آدمیوں نے کہا اس حلقہ میں کون ہے جو ہمارا فیصلہ کرے گا؟ ایک شخص نے کہا "میں" حضرت ابو مسعود انصاریؓ نے لکڑی اٹھا کر ماری اور کہا چپ، قضارت کو جلدی سے قبول کرنا مکروہ ہے"۔

ایک بار حضرت عمرؓ نے ایک بچے کے پاؤں میں گھونگرو دیکھا تو کاٹ ڈالا فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ ہر گھونگرو کے ساتھ شیطان رہتا ہے"۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ نے بھی ایک لڑکی کے گھونگرو کٹوا دیے"۔

ایک بار ان کی بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمانؓ نہایت باریک دوپٹہ اوڑھ کر سامنے آئیں دیکھنے کے ساتھ ہی غصہ سے دوپٹہ چاک کر دیا پھر فرمایا تم نہیں جانتیں کہ سورۂ نور میں خدا نے کیا احکام نازل کیے ہیں؟ اس کے بعد گاڑھے کا دوسرا دوپٹہ منگوا کر اڑھایا۔

ایک شخص نے حضرت عثمانؓ کے سامنے ان کی تعریف کی، حضرت مقداد بن اسودؓ نے اس کے منھ میں خاک اٹھا کر جھونک دی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدح کرنے والوں کے منھ میں خاک جھونک دو۔

سلاطین وامراء کا احتساب درحقیقت جان کی جوکھوں ہے لیکن صحابہ کرام نے نہایت دلیری اور حق گوئی کے ساتھ اس فرض کو ادا فرمایا،

عہد نبوت میں یہ دستور تھا کہ عیدگاہ میں ساتھ منبر نہیں جاتا تھا اور آپ نماز عید کے بعد خطبہ پڑھتے تھے، بنو امیہ نے یہ دونوں طریقے بدل دیئے چنانچہ ایک بار مروان نے نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا چاہا تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ مروان تم نے سنت کی مخالفت کی، عیدگاہ میں منبر ساتھ لائے اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا، حضرت ابو سعید خدریؓ بھی موجود تھے بولے "یہ کون ہے' اس نے اپنا حق ادا کر دیا"۔

ایک بار حضرت عثمانؓ نے منیٰ میں چار رکعت نماز ادا کی' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ٹوکا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ صرف دو رکعت نماز پڑھی ہے۔ اس کے بعد تم لوگوں نے اور طریقے اختیار کر لیے ہیں تو اسی دو رکعت کو محبوب رکھتا ہوں"۔

ایک بار حضرت یحییٰ بن سعید بن العاصؓ نے بی بی کو طلاق باین دی مروان بن الحکم نے جو مدینہ کا گورنر تھا ان کو گھر سے رخصت کر دیا' حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا تو کہلا بھیجا کہ "خدا سے ڈرو' عورت کو سسرال ہی میں رہنے دو' مروان بن الحکم نے جواب دیا کہ طلاق باین کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت فاطمہ بنت قیس کو گھر میں نہیں رہنے دیا تھا" بولیں کہ اگر تم فاطمہ کی حدیث پر عمل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

ایک بار حضرت امیر معاویہؓ نے رومیوں کے ساتھ معاہدہ کیا تھا' ابھی مدت معاہدہ گزرنے نہ پائی تھی کہ حملہ کی تیاری کر دی کہ مدت گزرنے کے ساتھ ہی حملہ شروع کر دیا جائے' فوج روانہ ہوئی تو حضرت عمرو بن عنبسہؓ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہا "اللہ اکبر' اللہ اکبر' وفائے عہد کرنی چاہیے بدعہدی جائز نہیں"۔

ایک بار حضرت ابو ہریرہؓ مروان کے گھر میں گئے' دیکھا کہ مصور تصویر بنا رہا ہے بولے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری طرح مخلوق کو پیدا کرتا ہے' وہ ایک ذرہ ایک دانہ اور ایک جو تو پیدا کرتے"۔

نعت شریف

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی
۱۸۷ منہاج پور الہ آباد

خدا کا شکر ہے کتنا حسین میرا مقدر ہے
مرے لب پر ثنائے رب ہے یا نعت پیمبرؐ ہے

مئے توحید سے لبریز دیکھو میرا ساغر ہے
اسی میں روح طیبہ روح کعبہ روح کوثر ہے

یقیں جانو محمدؐ عظمتوں کا ایسا پیکر ہے
زسرتا پا جو انوار الٰہی سے منور ہے

کبھی پڑھتا ہوں میں نعت پیمبرؐ کیف و مستی میں
کبھی میرے لبوں پر نعرۂ اللہ اکبر ہے

بصیرت کی نظر ہے تو مدینے کی فضاؤں میں
جدھر دیکھو ادھر عکس جمال روئے انور ہے

ہزاروں نور کی ندیاں جہاں سے بہہ کے نکلی ہیں
مدینے ہی میں تو عشق خدا کا وہ سمندر ہے

مسلسل دیکھتا رہتا ہوں پھر بھی جی نہیں بھرتا
عجب پر کیف و دلکش گنبد خضریٰ کا منظر ہے

وہیں چلئے وہیں چلئے تقاضا ہے یہی دل کا
مدینے کی ہوا ہی اب علاج قلب مضطر ہے

دعا ہے رب کعبہ سے کہ ہو وہ حکم پھر صادر
کہ جس کا منتظر اب بھی ابابیلوں کا لشکر ہے

طفیلؔ اپنے لیے تو بس یہی ہے باعث تسکیں
امیر کارواں اپنا شفیع روز محشر ہے

احکامِ عیدالاضحیٰ

عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے عشرۂ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور ایک رات کا عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

قرآن مجید کے سورۂ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے۔ وہ دس راتیں جمہور علماء کے قول میں بھی عشرۂ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات ان تمام ایام میں بھی خاص فضیلت رکھتے ہیں۔ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے۔ اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد باآواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا پڑھنے والے برابر ہیں۔ اسی طرح مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے البتہ عورت باآواز بلند تکبیر نہ کہے بلکہ آہستہ کہے۔ (شامی)

تنبیہ:۔ اس تکبیر کا متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے بہت سے اس میں غفلت کرتے ہیں، پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔

نماز عید

عیدالاضحیٰ کے دن یہ چیزیں مسنون ہیں۔ صبح کو سویرے اٹھنا غسل و مسواک کرنا پاک و صاف عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا عیدگاہ کو جاتے ہوئے تکبیر مذکورۃ الصدر بلند آواز سے پڑھنا، نماز عید دو رکعت ہیں مثل دوسری نمازوں کے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔

پہلی رکعت میں سبحانک اللّٰھم مکمل پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا چاہیے۔ پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں نماز عید کے بعد خطبہ دینا سنت ہے اور خطبہ سننا واجب ہے۔

قربانی

قربانی ایک اہم عبادت ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے۔ اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے نام پر ادا کی جاتی ہے۔ سورہ انا اعطینٰک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلعم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی، قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہیے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کا یہی مفہوم ہے دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا ہر سال برابر قربانی کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کے لیے ہی مخصوص نہیں، ہر شخص پر، ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے۔ (ترمذی)

اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اسی لیے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے (شامی)

قربانی کس پر واجب ہے

قربانی ہر مسلمان عاقل، بالغ مقیم پر واجب ہوتی ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی (تقریباً ۶۱۲½ گرام) یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجت اصلیہ سے زائد موجود ہو۔ یہ مال خواہ سونا یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو (شامی)

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں۔ بچہ اور مجنون کے ملک میں اگر اتنا مال ہو تو بھی اس پر اس کی طرف سے اس کے ولی پر اس کی طرف سے قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے مطابق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔ (شامی)

مسئلہ:۔ جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا اور زبان سے بھی کہہ دیا کہ یہ قربانی کے لیے ہے تو اس پر قربانی واجب ہو گئی۔

قربانی کے دن

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں۔ قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخیں ہیں۔ اس میں جب چاہے قربانی کر سکتا ہے البتہ پہلے دن افضل ہے۔

قربانی کے بدلے صدقہ و خیرات

اگر قربانی کے دن گذر گئے اور قربانی اس پر واجب تھی مگر ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء اور مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔

لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور یا اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا ہمیشہ گنہگار رہے گا کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی صدقہ و خیرات

کر دینے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور پھر تعامل صحابہؓ اس پر شاہد ہیں۔

قربانی کا وقت

جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ وعیدین جائز ہے وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں۔ اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔ البتہ چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ و عیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں وہاں صبح صادق کے بعد قربانی جائز ہے۔ ایسے ہی اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہو سکے تو نماز عید کا وقت گذر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔

(درمختار)

مسئلہ:۔ قربانی رات کو بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔ (شامی)

قربانی کے جانور

بکرا دنبہ، بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف سے قربانی کیا جا سکتا ہے۔ گائے، بیل بھینس، اونٹ، سات آدمیوں کی طرف ایک کافی ہے، بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو۔ کسی کی نیت صرف گوشت کھانے کی نہ ہو۔

نوٹ:۔ بعض جگہ حکومت نے گائے اور اس کی نسل پر ذبح ممنوع کر رکھا ہے اس لیے وہاں کے باشندے لحاظ رکھیں

مسئلہ:۔ بکری کا ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے۔ بھیڑ اور دنبہ اگر محض چھ ماہ کا ہو مگر اتنا فربہ ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو کہ اس کی قربانی جائز ہے گائے، بیل، بھینس دو سال اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لیے موزوں نہیں ہیں۔

اگر جانور فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں، اوپر کی خول اکھڑ گئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ ہاں اگر اندر کی ہڈی نصف سے زائد ٹوٹ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شامی)

آداب قربانی

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(بدائع)

مسئلہ:۔ قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کرنے کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں عجلت نہ کرے جب تک کہ جانور پوری طرح ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

مسئلہ:۔ جانور میں عروق ذبح چار ہیں۔ ایک حلقوم جس سے سانس آتی جاتی ہے اسے نرخرا بھی کہتے ہیں، دوسری مری ہے جس سے کھانا اور پانی وغیرہ پاس ہوتا ہے، تیسرے اور چوتھے ودجین ہیں دونوں شہ رگ جو حلقوم اور مری کے درمیان واقع ہے جن سے خون کی آمد و رفت ہوتی ہے۔

ذبح کرتے وقت ان چاروں کو کاٹنا ضروری ہے، اگر صرف تین بھی کاٹ دی گئی تو ذبیحہ حلال ہو جائے گا، تین سے کم کی صورت میں ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

(درمختار)

مسئلہ:۔ بوقت ذبح ذابح کا رخ قبلہ کی طرف ہونا سنّت مؤکدہ ہے اور بوقت ذبح قبلہ رخ نہ ہونا خلاف سنّت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

درمختار

مسئلہ:۔ عید کی نماز سے قبل قربانی کرنا جائز نہیں۔ لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی جگہ بھی نماز ہو گئی ہو تو پورے شہر میں قربانی جائز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے قبل بچہ پیدا ہو گیا یا ذبح کے وقت اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہیے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے قربانی کا جانور خرید لیا پھر وہ گم ہو گیا یا چوری ہو گیا یا مر گیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اگر دوسری قربانی کے بعد گمشدہ پہلا جانور مل جائے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرے (بدائع)

مُردے کی طرف سے کی گئی قربانی کے گوشت کا حکم

مردے کی طرف سے قربانی کی دو صورت ہو سکتی ہے۔

(الف) مرنے والے نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ اس کے مال سے قربانی کی جائے، اس صورت میں اس قربانی کا گوشت وہ شخص نہیں استعمال کر سکتا ہے اس کا تمام گوشت مساکین و فقراء کو دینا ضروری ہے اپنے ذاتی مصرف میں لانا درست نہیں

(ب) کوئی شخص اپنے مال سے تبرعاً میّت کی جانب سے قربانی کرے تو اس قربانی کا حکم عام قربانی کے جیسا ہے اس کا مصرف قربانی کرنے والا اپنے مصرف میں لا سکتا ہے، اس قربانی کا اجر و ثواب میّت ہی کو پہنچے گا۔ (شامی)

نعت شریف

یوسف نہال

اللہ رے یہ مرتبہ یہ شانِ مدینہ
شاداب خزاں میں ہے گلستانِ مدینہ

ہر ذرّہ وہاں کا دُرِ نایاب ہے لوگو
آرام جہاں کرتے ہیں سلطانِ مدینہ

مستی میں نظر آئے گی ہر سُو تمہیں جنّت
اے رندو! پیو بادۂ عرفانِ مدینہ

ہے جن کی ضیا سے مرا دل آج منوّر
وہ جلوۂ پُر نور ہیں سلطانِ مدینہ

اللہ کرے گنبدِ خضریٰ کو میں دیکھوں
مدّت سے دل میں میرے ہے ارمانِ مدینہ

کیوں کر نہ جہاں ان کو کہے فخرِ رسولاںؐ
اللہ کے محبوب ہیں سلطانِ مدینہ

تعلیم جہاں پائی تھی اصحابؓ نبیؐ نے
وہ درس گہِ دیں ہے دبستانِ مدینہ

تا عمر رہے شیوۂ حضرتؐ مرا شیوہ
چھوٹے نہ کبھی دامنِ سلطانِ مدینہ

ہے دردِ جُدائی سے نہالؔ آپ کا مضطر
اب جلد بلا لیجئے سُلطانِ مدینہ!

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

"پھوپھی اُمّی" کی رحلت

محمد حسن حسنی

اہلیہ محترمہ مولانا سید محمد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ

خانوادۂ حسنی و حسینی میں کسے معلوم تھا کہ پھوپھی امّی آج ہمارے درمیان نہیں ہوں گی، کون جانتا تھا کہ اہلیہ مولانا سید محمد الحسنی مرحوم بھی اتنی جلدی رخصت ہو جائیں گی، جلدی ہمارے لحاظ سے ہے۔ نوشتۂ تقدیر کے لحاظ سے نہ جلدی ہے نہ تاخیر، جو ہوا اپنے وقت پر ہوا۔ وکل شیٔ عندہ باجل مسمّٰی،

بدھ ۱۴؍اپریل کو فالج کا شدید حملہ ہوا، جس سے قلب اور پھیپھڑے زیادہ متاثر ہوئے، ایک تعلق والے پرائیوٹ نرسنگ ہوم۔ POLY-CARE میں جو صدر لکھنؤ میں واقع ہے داخل کیا گیا طبیعت سدھرنے کے بجائے بگڑتی گئی جمعرات کو سہ پہر سے طبیعت بہتر ہونی شروع ہوئی اور جمعہ کو سہ پہر سے پھر صورت حال سنگین ہو گئی، اور مایوسی کی فضا چھانے لگی، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہم جو رائے بریلی تشریف لے جا رہے تھے، عیادت کو تشریف لائے، اور ارادہ بدل دیا، مغرب بعد آکسیجن چڑھانے کی نوبت آگئی، اور خطرہ کی گھنٹی بج گئی، گھر کے افراد اور مستورات اسپتال میں موجود تھے، اور کسی طرح چین و سکون نہیں تھا، آخرکار دیر رات کو ڈاکٹروں کے مشورے اور ان کے ایماء پر ایک دوسرے ہارٹ کے اسپتال میں منتقل کرنا پڑا، کچھ لوگ وہاں رک گئے اور بقیہ رہائش گاہ واپس آگئے، نیند کسے ٹھیک سے آتی اور اضطراب کی کیفیت میں کیسے کمی آتی، ۱۷؍اپریل کی صبح ہوئی، شفایابی کے لیے سورہ یٰسین کی ہم لوگ تلاوت کر رہے تھے، باہر نکلے کہ خال و استاذ محترم مولانا سید سلمان ندوی صاحب نے بھرائی ہوئی آواز میں سانحۂ عظیم کی خبر سنائی، خاموشی کی فضا چھا گئی سب غمزدہ ہو کر رہ گئے، گھر میں دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی تلقین کی جانے لگی، تعزیت کرنے والوں کا ہجوم ہونے لگا

وللّٰہ ما اخذ وللّٰہ ما اعطیٰ
وکل شیٔ عندہ باجل مسمّٰی
اللّٰھم أجرنا فی مصیبتنا
واخلف لنا خیرا منھا

ہمارے والد صاحب دام ظلہ کی حقیقی چچا زاد بہن تھیں، ممانی بھی تھیں" والدہ صاحبہ دام ظلہا کی بھی ممانی تھیں، مدیر و معاونین ماہنامہ رضوان کی بھی ممانی تھیں، حافظ سید محمد معین عبداللہ صاحب کے منجھلے فرزند ڈاکٹر سید حسن مثنیٰ صاحب دام ظلہٗ کی بڑی صاحبزادی اور مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحبؒ سابق ناظم ندوۃ العلماء (برادر اکبر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ) کے صاحبزادے مولانا سید محمد الحسنیؒ کی اہلیہ تھیں، ۱۹۲۹ء میں اپنے وطن دائرہ حضرت شاہ علم اللہؒ رائے بریلی میں پیدا ہوئیں، سیدہ ذکیہ نام رکھا گیا، خالص دینی ماحول میں اپنے نانا مولانا سید عزیز الرحمن صاحب حسنی (جو حضرت مدنیؒ سے بیعت اور اپنے وقت کے بڑے شیخ مولانا سید ابوالقاسم ہسویؒ کے داماد تھے) کی زیر نگرانی تربیت پائی، جب عمر کے پندرہویں سال کو عبور کیا تو مشہور داعی، مصنف اور اہل قلم مولانا سید محمد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ ایڈیٹر "البعث الاسلامی" کی زوجیت میں آئیں۔

۱۹۵۷ء میں پہلے صاحبزادے مولانا سید عبداللہ حسنی صاحب کی ولادت ہوئی، جو دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فراغت حاصل کرنے کے بعد وہاں اب استاذ حدیث اور مشہور عربی و اسلامی پندرہ روزہ اخبار "جریدۃ الرائد" کے معاون مدیر ہیں۔

۱۹۶۳ء میں دوسرے فرزند مولانا سید عمار محمد عبدالعلی حسنی پیدا ہوئے، جو دارالعلوم ندوۃ العلماء سے حفظ قرآن اور پوری تعلیم مکمل کرنے کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی سے گذشتہ سال اعلیٰ نمبرات سے کامیابی بھی حاصل کر چکے ہیں، اور درس و افادہ کا کام بھی انجام دیتے رہتے ہیں، اور ہر سال حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کو تراویح میں قرآن کریم بھی سناتے ہیں، ان کی ایک صاحبزادی بشریٰ سلمہا ہے، جس سے اس کی دادی مرحومہ بے حد پیار و محبت فرماتی تھیں۔

۱۹۶۹ء میں تیسرے اور آخری فرزند مولانا سید بلال عبدالحی حسنیؒ پیدا ہوئے، دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ۲ سال پورے طور سے اپنے شیخ و مرشد حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کی خدمت میں گذارنے کی سعادت حاصل کی، اور اب رائے بریلی میں دار عرفات کے تحقیقی و تصنیفی شعبہ سید احمد شہید اکیڈمی میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔

بارک اللّٰہ فی حیاتھم ونفع اللّٰہ بھم المسلمین وجزی اللّٰہ تعالیٰ عنھم ابویھم واساتذتھم أجمعین

ان کے علاوہ ایک بیٹی بھی تولد ہوئی تھی جو صرف دو تین روز میں اپنے والدین کو داغ مفارقت دے گئی گویا کہ "پھوپی اُمی" اُم العلماء کے ساتھ اُم الشافعہ بھی تھیں اور اُم الحافظ بھی۔

حضرت معاذ جہنیؓ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے، اور اس پر عمل کرے، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی، اگرچہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو، (احمد۔ ابوداؤد)

اور ایک روایت میں حافظ قرآن کے متعلق یہ بھی وارد ہوا ہے کہ وہ اپنے گھر کے دس ایسے شخصوں کی سفارش کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ (احمد۔ ترمذی)

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے:۔

"اذا مات ابن اٰدم انقطع عنہ عملہ الا من ثلاث صدقۃ جاریۃ، أو علم ینتفع بہ، أو ولد صالح یدعو لہ" ایسا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے،

یہ وہ روایتیں ہیں جو گویا کہ آپ کے حق میں بشارتیں ہیں، اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے خصوصی انعامات اور الطاف سے نوازے، آمین۔

اور ترمذی شریف کی ایک روایت میں آتا ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ: "خیر الاصحاب عند اللّٰہ خیرھم لصاحبہ

اللہ کے یہاں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنے ساتھیوں کے لیے بہتر ہیں۔

آپ ایسی خاتون تھیں کہ سب آپ سے خوش اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے اور ہیں، جن سے آپ کا زیادہ سابقہ رہا، وہ اتنا آپ سے خوش اور راضی، اور ہر شخص کی آپ خیر خواہی چاہتی تھیں، دوسر کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتی تھیں، ملک کے حالات کا بھی آپ پر بڑا اثر تھا، اسلام اور مسلمانوں کے لیے بڑی متفکر رہتی تھیں اور اس کے لیے اللہ سے خوب دعائیں کرتیں۔

بحث و مباحثہ کو بہت ناپسند کرتی تھیں، کسی بات کے لیے زیادہ اصرار اور زور زبردستی نہیں کرتی تھیں، صرف اخلاقاً کہتیں، غلط بات پر سرزنش کرتیں، ان کی سرزنش بھی سب کو محبوب تھی، حق بات کو فوراً قبول کرتیں، شریف النفس، سلیم الفطرت تھیں، تصنع اور تکلفات سے دور رہتیں، مال و دولت کی بالکل حریص نہیں تھیں، اس کی تمنا بھی نہیں رکھتیں، اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی تمنا رکھتیں، اسی کی فکرمند رہتیں، سادہ مزاج تھیں، سادگی کو پسند کرتی تھیں، احتیاط کا عالم یہ تھا کہ پرایا مال باوجود اس کے اجازت کے استعمال کرنے سے احتراز کرتیں

اور اپنی چیزیں سب کے ساتھ مساوات کا معاملہ کرتیں، اور دوسرے امور میں بھی عدل و مساوات کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہتیں، صلحاء اور صالحات کے واقعات سناتیں اور ان کے تذکرے کرتیں، مخدومہ خیر النساء بہتر صاحبہ (والدہ صاحبہ معظم حضرت علی میاں ندوی مدظلہم) ابا میاں ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحبؒ اور ان کے صاحبزادے مولانا سید محمد الحسنی صاحبؒ کے واقعات سناتیں ان کی خوبیوں اور نیکیوں کا ذکر کرتیں، تاکہ سننے والا بھی اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرے۔

کسی طرح یقین نہیں آتا کہ آج خود ہمارے درمیان نہیں ہیں، دنیائے فانی و فاسد سے رخصت ہو چکی ہیں، پہلے یہ نیکیوں کا ذکر کرتیں تھیں، آج خود انھیں یاد کیا جا رہا ہے،

بڑی ہر دل عزیز، مقبول، دیندار پاکباز، عبادت گذار، اوراد و اذکار کی پابند خاتون تھیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کی نیک بندی تھیں، شریعت کا لحاظ رکھنے والی اور اللہ سے ڈرنے والی عفیفہ خاتون تھیں۔ بیعت و اصلاح کا تعلق مخدوم و مربی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ سے رہا،

نوافل اوراد و وظائف، تلاوت قرآن کریم روز کا معمول تھا ہی، اس کے علاوہ روزانہ ڈیڑھ ہزار بار افضل الذکر اور درود شریف کی ایک کثیر تعداد اور سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرتیں۔ یہی صرف ان کی فضیلت کے لیے کافی ہے، ارشاد خداوندی ہے:۔

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْراً وَّالذّٰکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْراً عَظِیْماً۔

(سورۃ الاحزاب۔ ۳۵)

صبر کرنے والی، شکر کرنے والی، قناعت کرنے والی تھیں۔ سخی تھیں، اور صدقہ کرنے والی خاتون تھیں، مال و دولت سے بالکل محبت نہیں تھی، اور نہ اس کی فکر کرتی تھیں۔ عارفین کا قول ہے کہ سب سے آخر میں جو چیز نکلتی ہے، وہ حب جاہ ہے، اور دوسرا حب مال ہے جس سے انسان کا قلب آسانی سے پاک نہیں ہوتا، اس ناچیز کا خیال ہے کہ یہ دونوں چیزیں ان کے اندر سے بالکل نکل چکی تھیں، اور ان کا قلب و دماغ اس سے پاک ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے، اور دوسروں کو بھی اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوشتۂ تقدیر میں ان کی اتنی ہی زندگی تھی، اور قدرت کا فیصلہ تھا کہ

اس سے ایک سکنڈ بھی آگے نہیں جا سکتیں، چاہے جتنی ہی کوشش کر دی جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وکان امر اللّٰہ قدراً مقدوراً اور اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون"

انجینیر اقتدار صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے ہم سب ممنون ہیں، جن کا گھر وہاں سے بہت قریب تھا، اور انھوں نے ہم سب کے ساتھ بڑا اچھا معاملہ کیا، اور بیگم صاحبہ نے خود بھی تیمارداری کی، جزاھا اللّٰہ تعالیٰ خیراً۔

ڈاکٹر شاہدہ صاحبہ اور ڈاکٹر رابعہ صاحبہ کے ہم سب ممنون ہیں کہ انھوں نے اپنی استطاعت کے بقدر پوری کوشش کی اور پورا خیال رکھا، مگر اللہ تعالیٰ کو جزوی طور پر نہیں پورے طور سے شفا عطا فرمانی تھی اس لیے دنیائے فانی و فاسد سے اپنے پاس بلا لیا اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمایا، انتقال کے وقت اکیلے حافظ قرآن صاحبزادے مولانا سید عمار حسنی ان کے پاس موجود تھے، جو مزید ان کی خوش قسمتی ہے اور وہ "لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللّٰہ" والی روایت پر عمل کر رہے تھے، اور اس کا مشاہدہ بھی کر رہے تھے، ان کی والدہ مخدومہ اسے قبول کر رہی ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

حصن حصین میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا انعام اور فضل رہا کہ آپ کی پوری زندگی پاکیزہ صاف ستھری اور خوش اوقات گذری، اور مرض الوفاۃ میں بھی آپ کی زبان اللہ کے ذکر اور آیات قرآنیہ سے تر رہی یہاں تک کہ جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی، غفر اللّٰہ لھا ورفع درجاتھا وادخلھا فی جنت النعیم۔

سنیچر ۲۴ر شوال ۱۴۱۳ھ کو صبح کے ۶ بج رہے تھے، نعش آبائی وطن دائرہ حضرت سید شاہ علم اللہؒ رائے بریلی لائی گئی، اعزہ و اقارب اور متعلقین دوسری جگہوں سے بھی جمع ہو رہے تھے، تقریباً ۲ بجے غسل و تکفین سے فراغت ہوئی اور نمدیدہ و آبدیدہ ہو کر اللہ کی اس نیک بندی کا جس نے ہجری اسلامی تقویم کے اعتبار سے صرف ۵۵ بہاریں دیکھیں آخری دیدار کیا گیا، تقریباً ۳ بجے سہ پہر کو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہم نے ایک بڑے مجمع کو نماز جنازہ پڑھائی،

مسجد حضرت سید شاہ علم اللہؒ کے عقب میں خطیرۂ صابریہ میں اپنی دادی صاحبہ حافظ قرآن سیدہ بتول بی بیؒ کے پہلو میں مدفون ہوئیں، جو خاندان کی بڑی عاقلہ اور عفیفہ خاتون تھیں، اور حضرت سید شاہ ضیاء النبی صاحب کی نواسی تھیں، اور اسی خطیرہ میں حضرت سید شاہ ضیاء النبیؒ صاحب، مولانا سید قطب الہدیٰ صاحبؒ، مولانا حکیم سید فخر الدین صاحبؒ اور مولانا سید محمد صابر صاحبؒ اور اہلیہ محترمہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی مدظلہم بھی آرام فرما ہیں، غفر اللّٰہ لھم اجمعین وادخلھم فی جنت النعیم۔

مرحومہ کے والدین بزرگوار جو ضعیفی کی حالت میں، اور فرزندان گرامی جو ۱۳-۱۴ سال قبل ایک بڑے صدمہ سے دوچار ہو چکے ہیں، اپنے والد ماجد مرحوم کی اچانک وفات سے جنکی مقبولیت و محبوبیت آسمان کو چھو رہی تھیں، جن کی نیکی کا یہ عالم تھا کہ دشمن بھی ان سے خوش تھا، دوست ان پر قربان تھا، حاسد ان کا مداح تھا، اب اچانک انھیں دوسرے بڑے صدمے سے دوچار ہونا پڑا، اور خانوادے کے بھی ہو گوار دن

(باقی ص۳۸ پر)

اب کس مقام پر ہیں

ولیہ نکہت ایم۔اے۔ایل۔ٹی

میں نے ایک بار ایک بچّے سے پوچھا۔

"تم گالی کیوں بک رہے ہو؟"

اس نے مجھے حیرت سے گھورا جیسے میں عجائب گھر کی کوئی فرد ہوں اور متحیرانہ انداز میں کہا۔

"یہ گالی ہے؟"

میں اس غیر متوقع جواب پر حیران رہ گئی، وہ بچہ غیر شریفانہ ماحول اور اخلاق سوز فضا کا اس قدر عادی ہو چکا تھا کہ اس کی نظر میں نیک و بد کی تمیز بالکل ختم ہو چکی تھی برائی اس کی نظر میں برائی تھی ہی نہیں، اسی طرح اگر آپ فیشن ایبل لڑکی کے عریاں لباس، بے شرمی یا بے حیائی پر اعتراض کریں تو وہ آپ کو بالکل بیوقوف سمجھے گی اور آپ کے کلچر پر تعجب کا اظہار کرے گی۔ جس طرح ہمارے بزرگوار آج کی حالت دیکھ دیکھ کر کڑھتے ہیں اور حیرت زدہ رہتے ہیں، بالکل یہی کیفیت نئی نسل کی ہے، وہ پرانے لوگوں کے خیالات اور طور طریق کو دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں۔ اور انھیں احمق تصوّر کرتے ہیں اسی لیے تو اکبر نے تجویز پیش کی ہے۔

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

اپنے بزرگوں کی زبانی برابر سنتی رہی ہوں کہ پہلے لوگ گناہ کو گناہ سمجھتے تھے۔ اگر نادانستگی میں کوئی خلاف شرع بات سرزد ہوتی تو لوگ انتہائی نادم و پشیمان ہوتے، توبہ و استغفار کرتے، لیکن آج لوگ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں گناہ کا احساس بالکل ہی ختم ہو چکا ہے

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج کے انسان کا ضمیر سویا ہوا نہیں بلکہ مردہ ہو کر دفن ہو گیا۔ عصیاں کا بازار گرم ہے، ہر روز سیکڑوں گناہ ہوتے ہیں غیر اسلامی روایات کا بول بالا ہو رہا ہے، بدعات اور فضول رسموں سے انسان دن بدن جکڑتا چلا جا رہا ہے لیکن ضمیر بالکل خاموش ہے۔ ایک ہلکی سی کراہ بھی نہیں ابھرتی گناہ کے اندھیرے جنگل میں ضمیر کی مدھم سی روشنی بھی نہیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دین کی رسّی کو مضبوط پکڑے رہو۔ لیکن حیف صد حیف کہ رسّی ہی ہاتھوں میں نہیں ہے۔ اگر کسی کو غلطی پر ٹوکئے تو جواب ملتا ہے "ارے اس میں حرج ہی کیا ہے۔" یہی جواب دیتے وہ بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔

چند روز ضمیر ملامت کرتا ہے، پھر وہ بھی اس بے حیائی سے اکتا کر خاموش ہو جاتا ہے اور دھیرے دھیرے گناہ کا احساس دل سے جاتا رہتا ہے۔ دریا میں باندھ باندھتے وقت اگر ایک چھوٹا سا سوراخ رہ جائے بنانے والا کہے چھوٹا سوراخ ہے کھلا رہنے میں حرج کیا ہے؟ آپ اس زبردست نقصان اور خطرہ کو بخوبی سمجھ سکتی ہیں، جو چند گھنٹوں میں وقوع پذیر ہونے والا ہے۔

میں ایک ایسی لڑکی سے واقف ہوں جو نہایت نیک، پابند شرع اور دیندار خاندان سے تعلق رکھتی تھی، دھیرے دھیرے اس میں دنیا کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر تبدیلی پیدا ہونا شروع ہوئی، جب اس کے بزرگ اسے ٹوکتے تو وہ جواب دیتی "سر کھلا رکھنے میں حرج ہی کیا ہے، گرمی بہت معلوم ہوتی ہے۔" پھر جمپر کی آستین چھوٹی ہوتے ہوتے بالکل غائب ہو گئیں دوپٹہ مفلر کی طرح مستقل گلے میں پڑا رہنے لگا یہاں تک آج وہ اس میں حرج ہی کیا ہے، کہتے کہتے بے پردہ پورے میک اپ میں سڑکوں پر گھومتی پھرتی ہے ذرا بغور جائزہ لیجئے کہ پہلے تو گناہ صغیرہ کا احساس ختم ہوا پھر گناہ کبیرہ بھی بغیر احساس کے شوق سے کیے جانے لگے۔

اب تو گناہ کے لیے بڑے دلچسپ جواز پیش کیے جانے لگے ہیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں اپنی کلاس فیلو کو لپ اسٹک لگائے ہوئے دیکھ کر میں نے کہا کم از کم رمضان شریف کا احترام کرو۔ اس نے برا مانتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ تو ہر بات پر اعتراض کرتی ہیں اسلام اتنا تنگ اور محدود نہیں ہے، میں نے دل میں سوچا کتنا خوبصورت جواز ہے، مذہب کی روشن خیالی اور وسیع النظری کا ڈھنڈورہ پیٹ کر خوب گناہ کرو، میں نے جواب دیا:

"اسلام ایسا روشن خیال نہیں ہے کہ وہ تم کو گناہ کی اجازت دے، شراب پیو، جھوٹ بولو، شرک کرو، دوسروں کا دل دکھاؤ اور کہو کہ اسلام اتنا تنگ نظر نہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی ممانعت کرے۔

اس نے میری بات مانی ہو یا نہ مانی ہو اس وقت تو چراغ پا ہو گئی۔ کیونکہ احساس گناہ اس میں تھا ہی نہیں۔

اسلام نے گناہ کے دروازے بڑے سختی اور مضبوطی سے بند کر دیئے ہیں جس عمل سے انسانیت کو خطرہ ہو، جس کام سے اسلام کی دیواریں منہدم ہوتی ہوں اس کو بڑی سختی سے منع کر دیا ہے انسان ذرا سی ڈھیل دیتا ہے اور وہ بڑھتے بڑھتے خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مغربی ممالک میں جو حیا سوز واقعات بڑھ رہے ہیں وہ اسی احساس گناہ کے ختم ہو جانے کے نتائج ہیں۔

اگر آپ کسی ایسے شخص کو شراب پینے کے لیے دیجئے جس نے کبھی شراب نہ پی ہو تو وہ پہلے جھجکے گا، ہچکچائے گا ہو سکتا ہے کہ پہلے دن نہ بھی پیئے دوسرے دن آپ کے اصرار سے وہ تھوڑی سی شراب پی ڈالے گا لیکن اس کا سارا دن سخت الجھن اور سوچ و فکر میں گذرے گا، ممکن ہے کہ اس الجھن میں اس کو نیند بھی نہ آئے، تیسرے دن آپ کے اصرار سے وہ پھر شراب منہ میں لگاتا ہے اور اس کی لذّت سے محظوظ ہوتا ہے۔ یقین کیجئے رفتہ رفتہ اس کی الجھن فکر و افکار بالکل ختم ہو جائیں گے اور کچھ روز بعد وہ نڈر ہو کر شراب پینے لگے گا، اب نہ اس کا ضمیر کچوکے لگائے گا نہ الجھن میں اس کی نیند حرام ہوگی کیونکہ اب وہ بے باک اور نڈر گنہگار بن چکا ہے۔

گناہ میں بڑی لذّت ہے اسی لذّت سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی زبردست نعمت، احساس اور دل کی کھٹک ہے جو بندوں کو ودیعت کی گئی ہے، جب تک انسان کے پاس احساس کی دولت موجود رہتی ہے وہ اس لذّت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب یہ دولتِ احساس ختم ہو جاتی ہے تو وہ گناہ کی لذّت کو حاصل کرنے کی ہر ممکن سعی کرتا ہے، خدارا مردہ ضمیر کو جھنجوڑیئے سوئے ہوئے دماغ کو بیدار کیجیے اپنی قوت فکر و احساس کو زندہ کیجیے شاید خدا کی رحمت ہو جائے اور دولتِ احساس سے ہمکنار ہوں غور سے دیکھئے آپ کس مقام پر ہیں؟ اگر صحیح راستہ پر گامزن ہیں تو خدا کا شکر ادا کیجیے، اگر غلط راستہ پر آ گئی ہیں تو لوٹ چلیے وقت اور لمحہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے جلدی کیجیے۔ ٭٭

عدیل احمد حماد یار کے قلم سے

تاجکستان میں مسلمانوں کا قتل عام

افغانستان کی شمالی سرحدوں پر دریائے آمو (جیحون) کے پار وسیع چراگاہوں طویل و عریض زرخیز میدانوں اور بلند و بالا سرسبز پہاڑوں والی ریاست جمہوریہ تاجکستان واقع ہے تاجکستان اور اس جیسی دیگر کئی ریاستیں دسمبر ۹۱ میں (سابق) سوویت یونین کے ٹوٹنے پر آزاد ہوئی ہیں سوویت سرخ بت کے ٹوٹنے پر جہاں دیگر کئی ریاستوں کو آزادی ملی وہاں وسطی ایشیا کی مسلم اکثریت والی چھ ریاستوں ازبکستان، قازقستان، ترکمانستان، قرغیزستان، آذربائیجان اور تاجکستان کو بھی سوویت یونین سے آزادی نصیب ہوئی۔

ریاست جمہوریہ تاجکستان کی سرحدیں ازبکستان، قرغیزستان، چین اور افغانستان سے ملتی ہیں! افغانستان کی شمالی سرحدوں پر تاجکستان اور افغانستان کے درمیان دریائے آمو (جیحون) حائل ہے افغانستان اور تاجکستان کو ملانے کے لیے (سابق) سوویت یونین نے ایک پل بھی تعمیر کیا تھا جس کے ذریعے افغان جہاد کے دوران روسی (ابی) فوجوں اور بعد میں نجیب انتظامیہ کو رسد و کمک پہنچاتے رہے۔

نو آزاد ریاست تاجکستان سوویت یونین میں شامل ہونے سے پہلے اسلامی ریاست تھی چنانچہ آزادی کے وقت بھی دنیا کے سامنے وہ ایک مسلم ریاست کی حیثیت سے آزاد ہوئی تھی نہ صرف یہ بلکہ محولا بالا دیگر پانچ ریاستوں کے بارے میں بھی اسلام کا یہی حال تھا ان کی آزادی پر تمام ملت اسلامیہ میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اس لیے کہ وسطی ایشیا کی یہ مسلم ریاستیں اس خطہ میں واقع ہیں جہاں کبھی مسلمانوں کے بڑے بڑے دینی و علمی مراکز ہوا کرتے تھے اور جہاں دین اسلام کی بڑی بڑی نابغہ روزگار علمی شخصیات پیدا ہوئیں وسطی ایشیا کا خطہ وہ خطہ ہے جس نے دین اسلام کی فقہ، تصوف، علم حدیث غرض ہر میدان میں بھرپور خدمت کی یہیں پر امام بخاری پیدا ہوئے جنھوں نے حدیث کی مستند ترین کتاب صحیح بخاری شریف تدوین فرمائی اور اسی علاقہ میں امام ترمذی پیدا ہوئے جنھوں نے حدیث کی ایک دوسری مستند کتاب ترمذی شریف تدوین فرمائی اور اسی وسطی ایشیا کے علاقہ مرو میں مشکوٰۃ شریف لکھی گئی اور یہیں ماوراء النہر کے علاقہ میں اصول فقہ کے مشہور عالم امام ماتریدی پیدا ہوئے جنھوں نے امت مسلمہ کی فقہ کے میدان میں بہترین راہنمائی فرمائی۔

اسی بابرکت اور مردم خیز خطے میں ابن سینا جیسی شخصیت پیدا ہوئی اور اسی علاقہ میں شاعر اسلام فردوسی پیدا ہوئے جن کا شاہنامۂ فردوسی پوری دنیا کے اندر مشہور ہوا تصوف کے میدان میں اس خطے میں ایسے ایسے اولیاء اللہ اور بزرگان دین گزرے ہیں کہ دوسرا کوئی علاقہ اس کی اس میدان میں ہمسری نہیں کرسکتا۔ بزرگان تصوف میں مشہور صوفی بزرگ حضرت یعقوب چرخی کا مزار دوشنبہ تاجکستان میں واقع ہے الغرض یہ علاقہ روحانی و دینی اعتبار سے ملت اسلامیہ کے لیے نہایت ہی اہم علاقہ ہے اور اس علاقے کے ساتھ ساری امت مسلمہ کا ایک قلبی اور روحانی لگاؤ ہے۔

وسطی ایشیا کی ان نو آزاد مسلم ریاستوں کی آزادی پر امت مسلمہ کو نہایت خوشی ہوئی تھی کہ اتنا مردم خیز علاقہ اور دین اسلام کا سابقہ دینی و علمی مرکز ۷۴ سال تک کمیونسٹوں کے زیر تسلط رہنے کے بعد آخر آزاد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک امید بندھ گئی تھی کہ یہ مردم خیز علاقہ آزادی کے بعد پھر سے امت مسلمہ کی بھلائی اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے نہایت اہم کردار ادا کرے گا کیونکہ وسطی ایشیا کے تاجک، ازبک، ترکمان، قازق، تاتار، آذر، ترک اور منگول مسلمانوں کی تاریخ سابقہ ان کی دین اسلام کے لیے دی گئی قربانیوں اور اسلام کے ساتھ ان کی محبت کی آئینہ دار ہے۔

۷۴ سال تک سوویت یونین کی غلامی میں کمیونسٹوں کے ظلم و تشدد کا شکار رہنے والے مسلمانوں نے جس طرح اپنے دین کی حفاظت کی ہے تاریخ اسے فراموش نہیں کرسکتی۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے اور چھ مسلم ریاستوں کے وجود میں آنے پر یہ گمان تھا کہ اتنی مشقت اور تکالیف کے سہنے اور برداشت کرنے کے بعد آزاد ہونے والے مسلمان وسطی ایشیا کے نہایت تندہی اور تیزی کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے سرگرم عمل ہوں گے لیکن سوویت یونین سے آزادی کے باوجود کمیونسٹوں سے آزادی شاید ابھی ان ریاستوں کے مسلمانوں کی قسمت میں نہیں تھی اور شاید دکھ اور تکلیف کے کچھ دن ابھی اور باقی ہیں اس لیے کہ سوویت یونین سے تو یہ ریاستیں آزاد ہو گئیں لیکن ریاستی کمیونسٹ انتظامیہ بدستور ان کے سروں پر مسلط ہے جو مسلمانوں کو اپنے دین پر چلنے کی کامل آزادی دینے پر بالکل تیار نہیں ہے۔

وسطی ایشیا کی ریاستوں بالخصوص تاجکستان میں ابھی تک اقتدار پر کمیونسٹ چھائے ہوئے ہیں یہ وہی کمیونسٹ ہیں جو سوویت یونین کے دور میں کمیونسٹ پارٹی کے باضابطہ رکن رکین تھے اور کمیونزم کے لیے کمیونسٹ پارٹی کے پلیٹ فارم سے کام کرتے تھے سوویت یونین کے ٹوٹنے اور نئی آزاد ریاستوں کے وجود میں آنے پر یہی پرانے کمیونسٹ مسلم جمہوریت پسند یا سیکولر کے نئے خول پڑھا کر اقتدار پر قابض ہو گئے مثلاً تاجکستان کا سابق حکمراں رحمان نبی یوف (سابق) کمیونسٹ پارٹی کا انڈر سکریٹری تھا اسی طرح جمہوریہ ازبکستان کا حکمراں کمیون کمیونسٹ پارٹی کا فسٹ سکریٹری تھا اسی طرح دیگر ریاستوں کے حکمراں بھی سابق کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور آج بھی عقیدتاً کمیونسٹ ہیں اور نو آزاد مسلم ریاستوں میں آباد مسلمانوں کو طاقت کے بل بوتے پر ہراساں کر رہے ہیں۔

ان تمام ریاستوں میں تاجکستان کے حالات سب سے زیادہ تشویشناک ہیں جہاں کمیونسٹ انتظامیہ اسلام پسندوں پر ظلم و تشدد کر رہی ہے ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر اسلام کی سربلندی اور ترویج کے لیے کام کر رہے تھے تاجکستان کے عام مسلمان جو صرف اتنا جانتے تھے کہ وہ مسلمان ہیں لیکن مسلمان کیا ہوتا ہے اسلام کس مذہب کا نام ہے وہ لوگ اسے روسیوں کے مسلسل جبر اور سازشوں کی بنا پر فراموش کر چکے تھے آزادی کے بعد جب ان لوگوں کو جنھیں دنیا میں بنیاد پرست یا فنڈا منٹلسٹ کہتی ہے اور جنھوں نے ۷۴ سال تک اپنے دین کی حفاظت کی اور دین پر قائم رہے انھوں نے دین اسلام کی عام طور پر اشاعت شروع کی تو لوگ تیزی سے دین کی طرف آنے لگے عوام کی دین اسلام کی طرف تیزی سے واپسی اور دین پر عمل کا جذبہ نئی مسجدوں اور مدرسوں کی تعمیر وغیرہ سے کمیونسٹ انتظامیہ بوکھلا گئی اور ازل سے جاری خیر و شر کا معرکہ یہاں بھی گرم ہو گیا تاجکستان کی کمیونسٹ انتظامیہ امداد دے رہی ہے بلکہ رشین

فیڈریشن جو سوویت یونین کی قائم مقام ہے وہ بھی تاجکستان کی کمیونسٹ انتظامیہ کی مسلمانوں کی بیخ کنی کے لیے ہر طرح سے بھرپور امداد کررہی ہے تاجکستان کی کمیونسٹ انتظامیہ کے ظلم وستم کی وجہ سے ہزاروں تاجک مسلمان اپنا وطن چھوڑ کر افغانستان کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ہزاروں تاجک مہاجر افغانستان کے شمالی صوبہ قندوز میں ہجرت کرکے پہنچے ہیں جب کہ ہزاروں کی تعداد میں راستے ہی میں کمیونسٹوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے ہیں۔

پچھلے مہینے تاجکستان کے مسلم مجاہدین کی نمائندہ جماعت "حزب نہضت اسلامی" تاجکستان کے ایک نمائندہ جناب ابو اسمٰعیل حرکت جہاد اسلامی کے مرکزی کمانڈر جناب مولوی ہدایت اللہ خالد صاحب کے ہمراہ پاکستان تشریف لائے تو راقم نے ان سے تاجکستان کے بارے میں کئی ایک سوال کیے جن کا انھوں نے نہایت احسن طریقے سے جواب دیا جس سے تاجکستان کی موجودہ صورت حال بالکل واضح طور پر سامنے آگئی۔

میں نے ابو اسماعیل سے سب سے پہلے وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی دینی حالت کے بارے میں سوال کیا جس کے جواب میں ابو اسماعیل جو نہایت اچھی اور قدیم فارسی بولتے تھے نے جواب دیا کہ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے کمیونسٹ انقلاب کے دوران ہمارا وطن تاجکستان روسی کمیونسٹوں کے قبضے میں چلا گیا تھا تاجکستان اس وقت ریاست بخارا کا ایک حصہ تھا جس میں اس وقت امیر عالم خاں کی حکومت تھی ریاست بخارا میں روسی قبضہ سے پہلے بہت بڑے بڑے دینی اور علمی مراکز تھے جن سے طالبان علم اپنی پیاس بجھاتے تھے لیکن روسیوں کے قابض ہونے کے ساتھ ہی ان دینی مراکز پر ایک قیامت ٹوٹ پڑی خدا کی ذات کا انکار کرنے والے کمیونسٹ یہ کیسے برداشت کرسکتے تھے کہ ان کی مملکت کے اندر کوئی خدا اور خدا کے دین کے بارے میں ان کے نظریات کے خلاف کوئی شخص یا ادارہ کام کرے۔ لہٰذا انھوں نے سب سے پہلے انہی مراکز دینیہ اور علماء کو اپنی بربریت کا نشانہ بنایا اور دیکھتے ہی دیکھتے مختصر عرصہ میں دینی مدرسے جو کبھی ہزاروں کی تعداد میں ہوتے تھے نہایت ہی تھوڑی تعداد میں رہ گئے ان باقی ماندہ مدارس کو بھی رفتہ رفتہ کمیونسٹوں نے ختم کردیا اور آخر کار نوبت بہ این جا رسید کہ ہزاروں مدرسوں میں سے پورے وسطی ایشیا میں صرف ایک مدرسہ جس کا نام "میر عرب" تھا اور جو شہر بخارا کے اندر واقع تھا باقی بچا یہ بھی کمیونسٹوں نے صرف سیاسی چھوڑا تھا تا کہ اقوام عالم کو یہ مدرسہ دکھا کر دلیل دی جا سکے کہ سوویت یونین میں مسلمان اپنے مذہبی اور علم کے حصول کے لیے آزاد ہیں لیکن یہاں جو علماء تیار ہوتے تھے وہ ایسے نہیں تھے جو لوگوں کو صحیح دین بتلاتے بلکہ یہاں ایسے علماء تیار کیے جاتے تھے جو کمیونسٹ حکومت کے حامی تھے۔ جناب ابو اسماعیل نے بتایا کہ کمیونسٹ انقلاب کے بعد وسطی ایشیا کے مسلمانوں پر دین پر عمل کرنے کے سلسلے میں جو ظلم و جبر اور تکالیف آئیں ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا انھیں دینی تعلیم حاصل کرنے سے جبری طور پر منع کردیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ عربی زبان جو تمام مسلمانوں کی رابطہ زبان تھی اس کے بولنے لکھنے پڑھنے اور اسے زیور تعلیم کے طور پر استعمال کرنے پر پابندی لگادی گئی۔

اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لیے نہایت منظم طریقے سے سازشیں کی گئیں طرح طرح کے لالچ دیے گئے، جن پر کسی لالچ نے اثر نہیں کیا ان کو طاقت کے ذریعے مطیع بنانے کی کوشش کی گئی الغرض کمیونسٹوں نے اپنے تمام وسائل اس بات پر خرچ کرنے شروع کردیے کہ مسلمانوں کو کسی نہ کسی طرح اپنے دین سے دور کردیا جائے۔

عورتوں کو پردہ کرنے سے روک

دیا گیا بلکہ جو عورت پردہ کرتی اس کو جرمانہ کیا جاتا تا کہ لوگوں کو بے شرم اور زر، زن، زمین مشترک کا نعرہ کا حامی بنانے کے لیے اسکولوں میں رقص کی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا گیا تا کہ مسلمانوں کی بچیاں دین سے دور ہو کر بے شرمی و بے حیائی کی طرف مائل ہو جائیں مسلمانوں کو خصوصاً نوجوانوں کو دین سے برگشتہ کرنے کے لیے شعائر اسلامی کی جا بجا تذلیل کی گئی نوجوانوں کو رقص اور گانے کی تربیت ایسے کلبوں کے اندر دی جاتی جہاں پہلے بند ہوا کرتی تھی مسجدوں کو بند کرکے ان کے اندر ڈانس کلب بنائے گئے تا کہ اس سے مسلمانوں کے دین کی تذلیل ہو۔

جناب ابو اسماعیل نے مزید کہا کہ کمیونسٹوں نے مسلمانوں کو دین سے دور کرنے کے لیے ہر وہ حربہ استعمال کیا جو وہ کرسکتے تھے لیکن اس کے باوجود کمیونسٹ اپنے ان ہتھکنڈوں میں کامیاب نہ ہوسکے اور مسلمانوں کو کلی طور پر ختم کرنے میں وہ واضح طور پر ناکام رہے۔

مجاہد ابو اسماعیل نے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایک طرف تو کمیونسٹ اسلام اور مسلمانوں کے خاتمہ کے لیے بھرپور کوششوں میں لگے ہوئے تھے جبکہ ان کے مدمقابل علماء کرام خفیہ طور پر اندر ہی اندر مسلمانوں میں اسلامی اقدار کو بحال رکھنے میں نہایت تیزی سے سرگرم تھے تمام وسطی ایشیا میں علماء روسی انقلاب کے بعد زیر زمین چلے گئے تھے جہاں سے انھوں نے دین کی خفیہ نہایت اہم خدمت کی یہ انہی علماء کی محنت اور اخلاص تھا کہ ۷۳ سال میں ہر قسم کے ظلم و جبر کے باوجود اسلام کسی نہ کسی شکل میں وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی زندگیوں میں باقی رہا۔ دین کی محبت دین کا علم اور دین کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ سینہ بہ سینہ چلتا رہا باپ کا علم بیٹوں کو پھر ان کا علم ان کے بیٹوں کو منتقل ہوتا رہا۔

دین کے علم کے حصول کے بارے میں جناب مجاہد ابو اسماعیل نے ایک حیران کن بات بتائی کہ تاجکستان میں ہم لوگوں نے خفیہ درس گاہیں بنا رکھی تھیں جہاں باقاعدہ علم و حدیث علم فقہ اور قرآن کا ترجمہ و تفسیر پڑھائی جاتی تھی یاد رہے کہ مجاہد ابو اسماعیل بذات خود بھی ایک اچھے عالم تھے انھوں نے بتایا کہ ہم پہاڑوں جنگلوں اور ویرانوں میں چھپ چھپ کر ایک ایک دو دو کی مقدار میں علماء سے دین پڑھا کرتے تھے جو دین پڑھتا تھا وہ اسے دوسروں تک پہنچاتا تھا۔

مجاہد ابو اسماعیل نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ آج مجاہدین تاجکستان کی قیادت تاجکستان کے جید علماء کررہے ہیں۔

میرے ایک سوال کے جواب میں ابو اسماعیل نے کہا کہ پورے تاجکستان میں جس کی کل آبادی ۵ ملین نفوس پر مشتمل ہے سابق سوویت یونین کے وقت میں کل سترہ مسجدوں کے اندر نماز پڑھنے کی اجازت تھی اس کے علاوہ کسی بھی جگہ نماز پڑھنا قانوناً جرم تھا حتیٰ کہ آدمی اپنے گھر میں بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اور جو آدمی بھی مساجد کے اندر نماز پڑھتا تھا ان کی کے جی بی والے مسلسل نگرانی کرتے تھے اور مختلف حیلوں بہانوں سے اسے تنگ کرتے رہتے تھے جس کی بنا پر وہ تنگ آکر نماز پڑھنا چھوڑ دیتا تھا ایک اور سوال کے جواب میں ابو اسمٰعیل نے بتایا کہ ہم لوگوں نے اپنے اپنے محلوں کے اندر قہوہ خانے بنا رکھے تھے جہاں ہم اکٹھے ہو کر قہوہ پینے اور گپ شپ کے لیے ہوتے تھے لیکن یہاں پر ہم باقاعدہ نماز ادا کیا کرتے تھے جس وقت ہم لوگ نماز پڑھتے اس وقت دور دور تک پہرا لگا دیا جاتا تا کہ کوئی غیر اس محلے کی طرف آتا ہوا نظر آئے تو اطلاع مل سکے۔ (کے۔ جی۔ بی) کے درندوں کا خطرہ ہر وقت لگا رہتا تھا۔

اسی طرح اگر کوئی آدمی گھر میں نماز ادا کرتا تو نماز کے وقت وہ قالین پر چائے سے بھری پیالی رکھ لیتا اور بچوں کو دروازے پر کھڑا کردیتا جیسے ہی بچے کسی غیر آدمی کو اپنے گھر کی طرف آتا دیکھتے فوراً گھر میں اطلاع کردیتے اور نماز پڑھنے والا نماز چھوڑ کر چائے کے لیے بیٹھ جاتا جس سے

آنے والا بھی تاثر لیتا کہ یہ شخص تو بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

تاجکستان کے موجودہ حالات کے بارے میں میرے سوال کے جواب میں ابواسماعیل نے کہا جب سوویت یونین ٹوٹا اور چھ مسلم ریاستیں وجود میں آئیں تو اس وقت جو پرانے کمیونسٹ تھے وہ نئے نعروں سے پھر سے اقتدار پر قابض ہو گئے، کمیونسٹوں کا سوویت یونین کو توڑنا ایک مجبوری تھی یہ ایک بہت بڑے بحران کا ردعمل تھا لیکن کمیونسٹ نہ تو اپنی جماعت توڑنے پر آمادہ تھے اور نہ ہی اپنے باطل نظریات سے منکر ہوئے تھے صرف وہ سیاسی طور پر پورے سوویت معاشرے کو جو مختلف مذاہب اور قومیتوں سے عبارت تھا ایک لچک دینا چاہتے تھے تاکہ کمیونسٹ پارٹی کے کارکنوں اور کمیونزم کو بچایا جا سکے۔ لہذا کمیونسٹوں نے سوویت یونین اسی لیے توڑا اور سوویت یونین کے ٹوٹنے پر وجود میں آنے والی تمام ریاستوں میں اقتدار انہی پرانے کمیونسٹوں کے حوالے کر دیا جو پہلے ہی سے کمیونسٹ پارٹی کے باضابطہ ممبر تھے ابواسماعیل نے تاجکستان کے حالات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جب سوویت یونین ٹوٹنے پر تاجکستان بنا تو وہ اسلام پسند عناصر جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں جنھوں نے خفیہ طور پر اسلام کی تعلیم جاری رکھی تھی وہ اسلام پسند عناصر علما کی قیادت میں منظم ہو کر میدان عمل میں آ گئے کیونکہ اسلام کا نعرہ لگا کر تاجکستان بنانے والے کمیونسٹوں نے مسلمانوں کو اب کسی حد تک نماز روزہ کی آزادی دی تھی ان اسلام پسند لوگوں کی محنت اور کوششوں سے کمیونسٹوں کی سازشوں کا شکار ہو کر اپنے دین سے دور ہونے والے مسلمان جو صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے جوق در جوق دین کی طرف واپس آنے لگے۔

دین کی تڑپ عوام میں روز بروز تیز سے تیز تر ہونے لگی نئی مسجدیں بننے لگیں پرانی مسجدیں جن پر کمیونسٹوں نے قفل ڈال دیے تھے دوبارہ کھل گئیں، مدرسے تعمیر ہونے لگے، عوام کی اس دینی تڑپ کو دیکھ کر حکمراں طبقہ بوکھلا اٹھا اور اسی بوکھلاہٹ میں انھوں نے دین دار طبقہ پر سختیاں کرنی شروع کر دیں۔ دیندار طبقہ سے تعلق رکھنے والے خصوصاً داڑھی والے اصحاب پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا

جب کمیونسٹ انتظامیہ کی طرف سے زیادتیاں بہت زیادہ بڑھ گئیں تو آخر کار مسلمانوں کو اس پر سخت تشویش ہوئی مسلمانوں نے علما کی قیادت میں پر امن احتجاج شروع کر دیا مسلمانوں کا بنیادی مطالبہ یہ تھا کہ کمیونسٹ پارٹی اور سربراہ پارلیمنٹ سے مستعفی ہو جائے اس وقت پارلیمنٹ کے ۹۵ فی صد افراد کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے تھے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر سیکولر اور ڈیموکریٹک جماعتیں مثلاً حرکت دامو کراسک اور راستہ خیز وغیرہ بھی کمیونسٹ انتظامیہ کے خلاف احتجاج میں شامل ہو گئیں۔ آخری مئی ۱۹۹۲ء میں صدر تاجکستان رحمان بنی یوف نے اس احتجاج سے مجبور ہو کر ایک نئی حکومت بنام حکومت مصالحہ ملی کے نام سے بنائی جس میں مسلمانوں اور دیگر سیکولر اور جمہوریت پسند جماعتوں کو بھی نمائندگی دی گئی، مسلمانوں کی طرف سے دولت عثمان نامی ایک سرکردہ راہ نما کو پارلیمنٹ میں نمائندگی کے لیے بھیجا گیا۔

ایک طرف تو رحمن بنی یوف مصالحت کی کوششیں کر رہا تھا اور دوسری طرف اپنی ایک نئی فوج تشکیل دے رہا تھا جس میں کمیونسٹ اور بدمعاش قسم کے لوگ بھرتی کیے گئے اس فوج کا نام اردو ملی یا گارد ملی رکھا گیا۔ یہ فوج اسلام پسندوں کی مخالفت اور ان کی بیخ کنی کے لیے بنائی گئی اس کے سپاہی فوجی تربیت کے ایام میں ہی دوشنبہ کی سڑکوں پر ان نعروں کے ساتھ نکلنے لگے تھے کر نابودیا۔ یہ فوج افغانستان کی گلم جم ملیشیا کی طرز پر بنائی گئی تھی اس کے سپاہیوں کو خونخواری اور بربریت کی ٹریننگ تو بدمعاشی کی زندگی میں پہلے ہی تھی اب ان کو اس پر اور بھی

پختہ کر دیا گیا اس گارد ملی کا سربراہ ایک ایسے شخص کو بنایا گیا جو ۲۳ سال تک جیل میں رہا تھا اور نامی گرامی بدمعاش تھا اس شخص کا نام سفر سنگک ہے جیسے افغانستان میں دوستم کو گلم جم کا سربراہ بنایا گیا اس قسم کی ملیشیا کا کامیاب تجربہ کمیونسٹ افغانستان میں کر چکے تھے لہذا یہاں بھی افغانستان والا حربہ استعمال کیا گیا۔

اسی طرح نئی حکومت میں وزیر داخلہ بھی ایک ایسے آدمی کو بنایا گیا جو ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ کا سردار تھا وزیر داخلہ کا نام یعقوب سلیم ہے اب بعد میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق یعقوب سلیم کو اب پورے تاجکستان کی فوج کا سپریم کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔

جناب ابواسماعیل نے بنی یوف کے بارے میں مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب کمیونسٹوں کے ناخداؤں نے دیکھا کہ رحمان بنی یوف مسلمانوں کے مقابلہ میں ڈھیلا پڑ رہا ہے تو اسے ہٹا کر اس کی جگہ سکندر روف کو تاجکستان کا صدر بنا دیا گیا سکندر روف بھی جب کامیاب نہ ہوا تو امام علی رحمان نوف کو جو ایک کٹر کمیونسٹ اور سخت مزاج کا آدمی ہے کو پارلیمنٹ سے منتخب کروا کر تاجکستان کا صدر بنا دیا گیا جس نے آتے ہی مسلمانوں پر اپنے حملے تیز تر کر دیے ہیں۔ میرے اس سوال کے جواب میں کہ مسلمانوں کی قیادت کون لوگ کر رہے ہیں تو جناب ابواسماعیل نے کہا کہ مسلمانوں کی قیادت علماء اور دیندار لوگ کر رہے ہیں ان لوگوں کا تعلق حزب نہضت اسلام سے ہے۔

حزب نہضت اسلامی وہ جماعت ہے جو تمام وسطی ایشیا میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے پورے وسطی ایشیا میں مسلمانوں کی صرف یہی ایک جماعت ہے اس کے قائدین میں بڑے بڑے علماء اور مشائخ ہیں۔

پورے وسطی ایشیا میں حزب نہضت اسلامی کی قیادت سید عبداللہ نوری کرتے ہیں ان کا تعلق تاجکستان کے علاقہ وخش سے ہے یہ عام طور پر مرشد عام کے طور پر یاد کیے جاتے ہیں جبکہ تاجکستان میں حزب نہضت اسلامی کی سربراہی محمد شریف ہمت زادہ کرتے ہیں (تاجکستان میں دملا بہت بڑے عالم کو کہتے ہیں) ان کے ساتھ ساتھ دملا عبداللہ کوچک اور دولت عثمان وغیرہ کا بھی قائدین حزب نہضت اسلامی میں شمار کیا جاتا ہے۔

حزب نہضت اسلامی کی قیادت کرنے والے علماء وہ ہیں جو سابق سوویت یونین کے دور میں خفیہ خفیہ دین کی اشاعت کیا کرتے تھے ان لوگوں نے بہت پہلے یہ جماعت تشکیل دی تھی تاکہ مسلمانوں کے اندر منظم طور پر دین کی اشاعت کی جا سکے۔ تاجکستان کے ان حالات کی تفصیلات سنتے سنتے میں نے تاجکستان کی انتظامی تشکیل کے بارے میں بھی ایک سوال کر دیا جس کے جواب میں ابواسماعیل نے کچھ یوں نقشہ کھینچا کہ تاجکستان کے انتظامی طور پر چار صوبے ہیں جنھیں ولایت کہا جاتا ہے مثلاً۔

ولایت بدخشان، ولایت فرغان تپہ، ولایت خوجند اور ولایت لولاب اس کے ساتھ ساتھ بعض علاقے براہ راست دار الحکومت دوشنبہ کے زیر کنٹرول ہیں مثلاً حصار، ریگر، لینن، کافرنہان اور نارک وغیرہ نارک میں تاجکستان کا بہت بڑا بجلی گھر ہے جہاں سے تقریباً پورے تاجکستان کو بجلی سپلائی کی جاتی ہے۔

ابواسماعیل نے مزید بتایا کہ تاجکستان کی کل آبادی ۷ ملین نفوس پر مشتمل ہے جس میں زیادہ تر تاجک ہیں جو فارسی زبان بولتے ہیں جبکہ ازبک اور ترکمان قبیلے بھی ہیں۔ تاجکستان کی کل آبادی کا ۹۵ فیصد حصہ مسلمان ہیں جبکہ ۵ فی صد غیر مسلم ہیں۔ رشین فیڈریشن کے روسی بھی چند بڑے شہروں میں رہائش پذیر ہیں۔

میرے اس سوال پر کہ جنگ کی ابتدا تاجکستان میں کب ہوئی اس سلسلے میں کوئی خاص واقعہ بیان کریں تو ابواسماعیل صاحب نے یوں بتایا کہ مسلمانوں اور کمیونسٹوں کے درمیان منافرت بہت پہلے سے تھی لیکن جس واقعہ کو ہم مسلح جہادی ابتداء

کہہ سکتے ہیں وہ ۲۱ جون ۱۹۹۲ء کی رات کو علاقہ وخش کے ایک گاؤں سافوز ترکمانستان جو کہ مسلمانوں کے مشہور راہنما سید عبداللہ نوری کا گاؤں ہے پر حملہ ہے جس میں گارد ملی کے سپاہیوں نے مسلمانوں پر بے انتہا ظلم و تشدد کیا۔ اس کے بعد بس پھر آہستہ آہستہ مسلح کارروائیاں بڑھنے لگیں اور آج یہ حالت ہے کہ تاجکستان کے صوبہ ولایت قرغان تپہ میں کمیونسٹوں اور مسلمانوں کے درمیان باقاعدہ جنگ ہو رہی ہے۔ اور کافی دنوں پہلے مسلمانوں نے دوشنبہ کا محاصرہ بھی کیا تھا لیکن تاجکستان کی پشت پر تمام دیگر ریاستیں ہیں لہذا جیسے ہی مسلمان مجاہدین نے دوشنبہ کا محاصرہ کیا تو ازبکستان اور رشین فیڈریشن سے انھیں امداد پہنچ گئی۔ مجاہدین کو آخر کافرنہیان کے علاقے کی طرف جو دوشنبہ سے ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے پسپا ہونا پڑا میرے اس سوال پر کہ اب موجودہ صورت حال کیا ہے مجاہد ابو اسماعیل نے کہا کہ اس وقت تاجکستان میں مسلمانوں اور کمیونسٹوں کے درمیان شدید جنگ جاری ہے تقریباً ایک لاکھ مہاجر تاجکستان سے ہجرت کر کے افغانستان کے صوبہ قندوز میں پہنچ چکا ہے جب کہ ہجرت کا سلسلہ تا حال جاری ہے سخت برف باری کے ایام میں مہاجرین کو کھانے پینے کے لیے کچھ بھی دستیاب نہیں ہے۔

اس پر کمیونسٹ افواج کا مسلمانوں پر مسلسل دباؤ نہایت ہی تکلیف دہ ہے مہاجرین کے سلسلے میں ایک واقعہ ابو اسماعیل نے کچھ یوں نقل کیا کہ شہر طوس (یہ وہی شہر طوس ہے جس میں عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی ۱۹۳ھ میں وفات ہوئی تھی اور وہ یہیں دفن ہوئے تھے) سے نومبر ۱۹۹۲ء میں ۴۷ ہزار مسلمانوں نے افغانستان کے لیے ہجرت کی کمیونسٹوں کو ان کی ہجرت کے بارے میں علم ہو گیا۔

تو فوراً ازبکستان سے ایک فوج ان مہاجرین پر حملہ کرنے کے لیے بھیجی گئی جسے انھیں دریائے آمو کے قریب جا لیا یہاں اس فوج نے مہاجرین پر حملہ کر دیا۔ عینی شاہدوں کے مطابق ۵ ہزار افراد یہاں شہید ہو گئے جب کہ ۳۷ ہزار کے قریب دریا پار کر کے افغانستان پہنچنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ باقی ماندہ کچھ گرفتار ہوئے اور کچھ پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے جہاں ان کی رہائش اور خوراک کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔

مجاہدین کی کارروائیوں کے بارے میں بتاتے ہوئے مجاہد راہنما ابو اسماعیل نے کہا کہ مجاہدین تاجکستان کی امداد کے لیے افغان مجاہدین بھی تاجکستان پہنچنا شروع ہو گئے ہیں ان کے پہنچنے سے مجاہدین تاجکستان کا مورال بلند ہوا ہے۔ مجاہدین نے تاجکستان کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے جن میں ولایت قرغان تپہ کے چاہ نہایت اہم شہر بھی شامل ہیں مجاہدین کی کارروائیوں سے کمیونسٹوں کا بہت جانی و مالی نقصان ہوا ہے لیکن مجاہدین کے وسائل نہایت ہی محدود ہیں جب کہ تاجک کمیونسٹ انتظامیہ کو سابق سوویت یونین کی تمام ریاستوں کی امداد حاصل ہے۔ مجاہدین کی کارروائیوں کے بارے میں مزید تفصیل بتاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مجاہدین اب تک کمیونسٹ انتظامیہ کے کئی ہیلی کاپٹر بھی گرا چکے ہیں (اسی دن جب یہ ملاقات ہو رہی تھی بی بی سی نے اپنی نشریات میں بتایا کہ تاجک مسلمانوں نے کمیونسٹ انتظامیہ کا ایک ہیلی کاپٹر جنوبی تاجکستان یعنی قرغان تپہ میں مار گرایا ہے) ملاقات کے آخر میں ابو اسماعیل سے پوچھا کہ وہ امت مسلمہ کو کیا پیغام دینا چاہیں گے تو ابو اسماعیل نے کہا کہ میں درد دل کے ساتھ تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ مسلمانان تاجکستان کے حق میں دعا کریں کہ اللہ ہمیں کمیونسٹوں کے چنگل سے رہائی نصیب فرمائے اور ہمیں فتح کامل عطا فرمائے ابو اسماعیل نے کہا کہ میں تمام مسلمانوں سے گزارش کروں گا کہ وہ جہاد تاجکستان میں بھرپور حصہ لیں اس لیے کہ وسطی ایشیا کا علاقہ ہمارا دینی علمی اور روحانی مرکز رہ چکا ہے اس علاقے نے مسلمانوں کی علم کے میدان میں جو خدمت کی ہے وہ آج اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانان عالم اس مصیبت کے وقت میں اپنے ان

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

بوسنیا میں اقوام متحدہ کا کردار

ملاقات: ع - ر - ف، نمائندہ الارشاد

نمائندہ الارشاد: آپ کافی عرصہ بوسنیا میں سرب درندوں کے خلاف معروف جنگ رہنے کے بعد استنبول پہنچ رہے ہیں آپ یہ بتائیں کہ اس وقت صورت حال کیا ہے؟

عبداللہ طلحہ: بوسنیا کا وہ علاقہ جو بوسنیائی سربوں کے قبضہ میں ہے وہاں مقامی سرب عیسائیوں کے علاوہ سربیا، کروشیا اور دوسری عیسائی ریاستوں کی فوجیں مذہب (عیسائیت) کے نام پر جمع ہیں آئے دن مسلمانوں پر ان کے بڑھتے ہوئے حملے اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ یورپ کے تمام عیسائی متحد ہو کر یورپ سے مسلمانوں کے مکمل خاتمے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ پہلے صرف زمینی حملے ہوتے تھے جب کہ اب مستقل شہری آبادی اور دیہی آبادی پر بلا امتیاز سرکاری و غیر سرکاری املاک کے تابڑ توڑ فضائی حملے ہو رہے ہیں اور سربیا کے طیارے آئے دن بوسنیا کو کھنڈرات میں تبدیل کر رہے ہیں۔

کمانڈر عبداللہ صاحب جب سرب وحشی درندے بوسنیا پر اس قدر ظلم ڈھا رہے ہیں تو ایسی صورت میں اقوام متحدہ کیا کردار ادا کر رہا ہے؟

اس سے قبل بھی مختلف اسلامی ممالک کے معاملات میں یو این او کا کردار مشکوک رہا لیکن اس وقت بوسنیا میں اقوام متحدہ جو کردار ادا کر رہا ہے اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یو این او اسلام کے خلاف دنیا کے تمام مذاہب کا محافظ ہے اور ہر وہ طاقت جو مسلمانوں کو کچلنے کے درپے ہے اقوام متحدہ نہ صرف اس کا بھرپور حامی اور مددگار ہے بلکہ یہ خود مقدمۃ الجیش کے طور پر استعمال ہوتا ہے اس وقت بوسنیا میں اقوام متحدہ کا کام صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو مکمل طور پر غیر مسلح کیا جائے باہر سے ان کے لیے آنے والی ہر قسم کی امداد کو روکا جائے اقوام متحدہ کی فوجیں کھل کر سرب فوجوں کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں مثلاً کچھ دن قبل ہمارے ترک مجاہدین عرب مجاہدین اور بوسنیا کے مقامی مجاہدین نے مل کر ایئرپورٹ پر حملہ کیا اور ابتدائی حملہ میں ہم لوگوں نے آدھے سے زیادہ ایئرپورٹ پر قبضہ کر لیا لیکن جب مجاہدین ایئرپورٹ کی عمارت میں داخل ہونے لگے تو اقوام متحدہ کی فوج نے مجاہدین پر حملہ کر دیا اس حملہ میں اقوام متحدہ کی فوجوں نے ہمارے بارہ مجاہدین کو شہید کر دیا اور ایئرپورٹ پر قبضہ کر لیا اور مکمل طور پر کنٹرول حاصل کرنے کے بعد اسے سرب فوجوں کے حوالے کر دیا۔ ہمیں مجاہدین کی لاشیں حاصل کرنے میں بھی سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ اقوام متحدہ کی فوجیں ہمیں سربوں پر حملہ نہیں کرنے دیتیں کہ ہم امن کے لیے آئے ہیں اور آپ کے حملے سے نقص امن ہوگا لیکن جب سرب فوجیں ہمارے اوپر حملہ کرتی ہیں تو نہ صرف یہ لوگ بیرکوں میں چلے جاتے ہیں بلکہ ہمیں طعنے دیتے ہیں کہ آؤ اب جنگ کرو۔

ترک مجاہدین بوسنیا کی جنگ میں کس

طرح حصہ لے رہے ہیں؟

ابتداءً سربیا کے اشارے پر بوسنیا کے سربوں نے جب مسلمانوں پر حملے شروع کیے اور بعد میں جب باقاعدہ بوسنیا اور دوسری عیسائی ریاستوں نے بوسنیا کے مقبوضہ حصہ میں ڈیرے ڈالے اور مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم کا آغاز کیا بالخصوص مذہب کے نام پر مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا حتیٰ کہ مسلم نوجوانوں کو پکڑ کر ان کے سینوں پر خنجروں سے صلیب بنانے کی حرکتیں شروع کیں اور سرب لیڈروں نے علی الاعلان یہ کہنا شروع کیا کہ پانچ سو سال قبل ترکوں کے ہاتھوں شکست کا ہم بدلہ لے رہے ہیں تو بوسنیا کے دیندار مسلمان بھانپ گئے کہ ایک گھناؤنی سازش کے تحت مسلمانوں کے خلاف ایک اور صلیبی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے انھوں نے ضروری سمجھا کہ ہم ان حالات سے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی آگاہ کریں چنانچہ بوسنیا کے مسلمانوں کا ایک وفد یہاں ہمارے پاس آیا ان لوگوں کا تعلق وہاں کی ایک تنظیم "مسلمان سنکے" سے تھا اس وفد نے وہاں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی ہمیں رپورٹ دی چنانچہ ہم نے ترکی کے مسلمانوں کا ایک دستہ بوسنیا بھیجا کہ وہ حالات کا جائزہ لے کر مکمل رپورٹ پیش کریں۔ ہمارے ساتھی وہاں پہنچے اور واپس آکر انھوں نے رپورٹ دی کہ یورپ کے تمام عیسائی مذہب کے نام پر اکٹھے ہو چکے ہیں اور یورپ کے قلب میں واقع اسلامی ریاست بوسنیا کا وجود خطرے میں ہے۔

چونکہ جہاد افغانستان سے بھی ہمارا گہرا تعلق رہا ہے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ اگر سربیا کے عیسائی ترکوں سے شکست کا بدلہ بوسنیا کے مسلمانوں سے لینا چاہتے ہیں تو یہ ناانصافی ہے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ یورپ کے عیسائیوں کا یہ کہنا کہ پانچ سو سال ہم نے انتظار کیا اور اب انتقام کا وقت آچکا ہے یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ جن ترکوں نے عیسائیوں کو ایسی شکست دی تھی کہ وہ پانچ سو سال تک سر نہ اٹھا سکے انھیں یہ بتانا پڑے گا کہ ان کا خون آج بھی ہماری رگوں میں دوڑ رہا ہے اور انتقام کے جذبے کے ساتھ وہ جن گھڑیوں کا انتظار کر رہے ہیں وہ انھیں کبھی نہ دیکھ سکیں گے اسی جذبہ کے تحت ہم نے اپنے تجربہ کار اور سرفروش مجاہدین کے دستے بوسنیا کی طرف روانہ کیے اس میں کوئی شک نہیں کہ متحدہ یورپ کی اتنی بڑی طاقت کے سامنے مٹھی بھر مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہیں لیکن ہمارے سامنے افغانستان کی مثال موجود ہے۔ ۷۰ سال قبل وجود میں آنے والا کمیونزم ایک چھوٹی سی مسلم ریاست پر جارحیت کر کے عالم اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر سکتا ہے تو مسلمانوں کے روایتی حریف عیسائی جن کے ساتھ ہونے والی صلیبی جنگوں سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے ان کے خلاف مسلمان کیونکر متحد نہ ہوں گے اگر نہتے افغانی روس جیسی سپر پاور کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتے ہیں تو دولت کے پجاری یورپین مسلمانوں کے سامنے کیسے ٹھہر سکیں گے ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب دنیا بھر کے بنیاد پرست مسلمان بوسنیا کی سرزمین پر جمع ہو کر یورپ کے عیسائیوں پر ایسی ضرب کاری لگائیں گے کہ وہ سابقہ تمام صلیبی جنگوں کو بھول جائیں گے۔ افغانستان کے جہاد میں دوسرے مسلم ممالک کے مسلمان بہت دیر سے پہنچے تھے لیکن اپنے روایتی حریف عیسائیوں سے جنگ لڑنے کے لیے پوری دنیا سے مسلمان آنا شروع ہو چکے ہیں میں نے خود بوسنیا میں کئی ملکوں کے مسلم مجاہدین کو دیکھا ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ سرب فوجی ظلم کی انتہا کر رہے ہیں اور آئے دن یہ مظالم بڑھتے ہی جا رہے ہیں لیکن کامیابی ہمیشہ قربانیوں کے بعد ہوتی ہے ہمارے سینکڑوں نوجوانوں نے افغان جہاد میں عملی شرکت کی اور آج وہ بوسنیا میں کمان کر رہے ہیں اگر روس صفحہ ہستی سے مٹ گیا تو امریکا اور دوسری غیر مسلم قوتوں کو بھی نیست و نابود ہونے سے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ اس وقت مسلمانوں کے عالمگیر حالات بتا رہے ہیں کہ امریکا اسرائیل اور ان کے ماتحت چلنے والے تمام ادارے جن میں اقوام متحدہ بھی شامل ہے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی بیداری سے خوف زدہ ہیں اور مسلمانوں کے خلاف وہ ہر قسم کی تحریکوں کی سرپرستی کر رہے ہیں گزشتہ دنوں سربیا کے صدر رودن کرادزچ نے ریڈیو پر خطاب کرتے ہوئے اپنے فوجیوں سے کہا کہ ہم مسلمانوں پر اپنی گولی ضائع نہیں کریں گے بلکہ چھری سے ان کی گردنیں کاٹیں گے یہاں تک کہ بوسنیا کے ساتھ ساتھ ترک ایران اور پاکستان سے بھی مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں گے یہ مسلمان ہمارے مقابلے میں کوئی چیز نہیں ہیں۔ سربیا کے سربراہ کا یہ بیان پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف کھلا اعلان جنگ ہے لیکن افسوس کہ ہمارے مسلمان اس کے باوجود امریکا، یو این او اور غیر مسلم یورپ کے بارے میں خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

بوسنیا کے مسلمانوں کی دینی اور ملی حالت کیسی ہے؟

آپ کے اس سوال کا جواب میں انتہائی افسوس کے ساتھ دوں گا کہ بوسنیا کے مسلمان بڑی حد تک یورپین تہذیب میں رنگ گئے تھے بلکہ ایک سازش کے تحت ان کو دین سے دور کیا گیا تھا لیکن یورپ نے ان کے اسلامی کپڑے تو اتار دیے ان کی ظاہری شکل سے تو اسلام کو مٹا دیا لیکن ان کے اندر کا مسلمان ابھی تک زندہ تھا۔ یورپ نے ان کی ظاہری شکل و شباہت کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یہ مسلمان کہنے کے حق دار نہیں ہیں لیکن جب عیسائیوں کی طرف سے ان پر حملہ ہوا تو ان کے اندر کا مسلمان جاگ اٹھا اور جس تیزی سے وہ یورپ کی تہذیب میں رنگے گئے تھے اس سے زیادہ تیزی میں مسلمانوں نے اسلام کی طرف لوٹنا شروع کر دیا۔ جو مسلمان عورتیں لباس سے عاری ہوا کرتی تھیں آج نہ صرف وہ مکمل لباس میں ہوتی ہیں بلکہ شرعی پردہ بھی کرتی ہیں۔ مسلمانوں میں داڑھی رکھنے کا رواج تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے اور عورتیں مرد بوڑھے جوان سب ہی شوق سے اسلام کی طرف آرہے ہیں۔ جب ہم نے بتایا کہ اسلام میں پردہ ہے تو عورتوں نے ہم سے پوچھا کہ وہ پردہ کیا چیز ہے ہم نے انھیں طریقہ بتایا کہ مسلمان عورتیں ایسے پردہ کرتی ہیں تو انھوں نے اسلام کے مطابق شرعی پردہ شروع کر دیا' ایسے ہی نمازوں کی پابندی بھی شروع کر دی۔

سرب فوجیوں کے مظالم سے تنگ آکر لوگ ہجرت بھی کر رہے ہوں گے؟

جی ہاں جہاں جنگ ہوتی ہے تو ہجرت کرنی ہی پڑتی ہے بلکہ ہجرت اور جہاد لازم و ملزوم ہیں لیکن ایک چیز ہم نے دیکھی ہے کہ بوسنیا سے ہجرت کرنے والے لوگوں میں صرف عورتیں بچے یا بہت زیادہ بوڑھے لوگ ہیں نوجوانوں نے ہجرت نہیں کی بلکہ وہ سربوں کے خلاف مصروف جنگ ہیں ان کا نعرہ ہی یہی ہے کہ آزادی یا شہادت۔

ہم نے آپ کے ساتھ کافی طویل نشست کر لی ہے آپ تھکے ہوئے بھی ہیں میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ جو جذبہ اس وقت آپ لوگوں میں ہے افغان جہاد میں مشغول رہنے والی تنظیم کے ہر ہر فرد کا یہی جذبہ ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ باوجود سخت ترین مشکلات کے حرکت الجہاد الاسلامی العالمی، پاکستان کا یہ دستہ آپ کے سامنے موجود ہے جو آپ لوگوں کے ساتھ مل کر عنقریب بوسنیا میں داخل ہوگا اور سینکڑوں کی تعداد میں مجاہدین پاکستان میں نہ صرف تیار ہیں بلکہ بوسنیا پہنچنے کے لیے بے تاب ہیں یہاں پہنچے ہوئے ہفتہ عشرہ ہوا ہے لیکن کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن کہ پاکستان رابطہ نہ ہو۔ ان لوگوں کا اصرار ہے کہ ہمارے لیے وہاں پہنچنے کا انتظام کیا جائے تو ان شاء اللہ جیسے کہ آپ نے پہلے فرمایا بھی ہے کہ عیسائیوں کے خلاف پوری دنیا کے مسلمان ایک مرتبہ پھر جمع ہوں گے۔

میرے بھائی آپ نے فرمایا کہ شاید میں تھکا ہوا ہوں جب جہاد کی زندگی کو گلے لگا لیا ہے تو اب یہ تکلفات کیا معنی رکھتے ہیں ہمیں خوشی ہوگی کہ آپ کے ذریعے ہم اپنے پاکستانی بھائیوں تک اپنے دلی جذبات کو

پہنچا سکیں گے ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں ہمارے شانہ بشانہ عیسائیوں کے خلاف لڑیں ہم لوگ خوش آمدید کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پاکستانی بھائیوں نے جیسے جہاد افغانستان میں بھرپور کردار ادا کیا ایسے ہی نہ صرف بوسنیا میں بلکہ پوری دنیا میں چلنے والی تمام جہادی تحریکوں میں کردار ادا کریں۔ میں یہ حقیقت بتا رہا ہوں کہ حرکۃ الجہاد الاسلامی کے مجاہدین کو یہاں دیکھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حرکۃ الجہاد الاسلامی العالمی کا نام ہمارے لیے کوئی نامانوس نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس نام سے ناآشنا ہیں بلکہ افغانستان کے میدانوں میں ہمارے کئی ساتھی اسی جماعت کے تحت جنگوں میں مصروف رہے اور انھوں نے ہمارے سامنے اس جماعت کا تذکرہ بہت ہی اچھے انداز میں کیا تھا افغانستان کے علاوہ کشمیر اور برما کے محاذ پر بھی حرکت نے جو کام کیا ہے اس سے بھی میں واقف ہوں آپ پہلے پاکستانی ہیں جو یہاں پہنچے ہیں ہمارے اکثر ساتھیوں کا خیال بھی یہی تھا کہ پاکستان کی طرف سے سبقت کرنے والی پہلی یہی جماعت ہوگی۔ ہم انشاء اللہ آپ کے دوسرے ساتھیوں کو بھی یہاں پر لانے کا انتظام کریں گے اور آپ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں گے۔

بقیہ: تاجکستان میں مسلمانوں ----

مسلمان بھائیوں کی امداد کریں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ جہاد ہم سب پر آج فرض ہو چکا ہے لہٰذا آپ اپنے فرض کی ادائیگی کے لیے کمربستہ ہو جائیں جب تک ہم جہاد نہیں کریں گے اس وقت تک اپنی کھوئی ہوئی عزت ہم دوبارہ حاصل نہیں کر سکیں گے اس کے ساتھ ساتھ ابو اسماعیل نے کہا کہ اگر مسلمانوں نے تاجکستان کے مسلمانوں کی بھرپور مدد و نصرت نہ کی تو اندیشہ ہے کہ انھیں تاجکستان سے مٹا دیا جائے گا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا وہ خواب جو مسلمانان تاجکستان نے دیکھا ہے وہ کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کو اپنی راہ میں کافروں سے لڑنے اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

ابو اسماعیل جو پاکستان کے ہنگامی دورہ پر تشریف لائے تھے اس ملاقات کے بعد واپس تاجکستان تشریف لے گئے لیکن اپنے حالات بتا کر ہمیں دعوت عمل دے گئے ہیں اس پر عمل کرنا اب ہماری ذمہ داری ہے تاجکستان اور وسطی ایشیا کی دوسری ریاستیں جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں مسلمانوں کے لیے نہایت اہم ہیں سیاسی طور پر بھی اور دینی و مذہبی طور سے بھی ان ریاستوں کی اسلامی حکومتیں مسلمان ملت کے لیے نہایت مفید اور اہم ثابت ہو سکتی ہیں عالم کفر بھی اس بات کی اہمیت کو سمجھتا ہے اسی لیے پوری ملت کفر اس بات پر اکٹھی ہو گئی ہے کہ یہاں اسلامی حکومتیں قائم نہ ہو سکیں اب یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہاں کے مسلمانوں کی امداد کریں جو یہاں اسلامی حکومت کے قیام کے لیے برسرپیکار ہیں۔ اللہ ہمیں جہاد کی زندگی اور شہادت کی موت نصیب فرمائے (آمین ثم آمین)

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک

انسان کی طبیعت کا حال اس کے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتا ہے بڑے کاموں سے نہیں کیونکہ ان کو وہ بہت سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور وہ بعض اوقات اس کے میلان طبع کے بالکل برخلاف ہوتے ہیں۔

عربی سے ماخوذ

مولانا محمد ارشد مکھری

میری رفیقۂ حیات

ایک جج شریح رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی بیوی کے بارے میں بیان

میں جنازے سے فارغ ہو کر بنو تمیم کے محلے سے گذر رہا تھا کہ میری نظر ایک بوڑھی عورت پر پڑی۔ ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ میں ان کی طرف مڑا اور پینے کو پانی طلب کیا۔

"کون سا مشروب محبوب ہے؟" بڑی بی نے پوچھا۔

"جو بآسانی مل سکے۔"

"ارے بیٹا دودھ لاؤ، میرے خیال میں یہ نووارد ہیں۔"

"یہ آپ کی کون ہوتی ہیں" میں نے بڑی بی سے دریافت کیا۔

"یہ زینب بنت جریر ہیں، بنو حنظلہ کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔"

"شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ؟" میں نے پوچھا۔

"غیر شادی شدہ" بڑی بی بولیں۔

"کیا آپ مجھ سے شادی کر سکتی ہیں؟" میں نے بڑی بی سے دریافت کیا۔

"ہاں بشرطیکہ آپ اسی خاندان سے ہوں۔" بڑی بی سے بات یہیں تک ہو سکی میں نے غور و فکر کر لینا مناسب سمجھا اور گھر چلا آیا۔ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر چند دوستوں کے ہمراہ جو اشراف عرب میں شمار ہوتے تھے لے کر زینب کے چچا کے پاس پہونچا، انھوں نے خوش آمدید کہا میں اپنا مقصد بیان کیا جس پر وہ راضی ہو گئے اور میری شادی ہو گئی — لیکن شادی کے بعد بہت پچھتایا اور دل میں کہا کہ بنو تمیم کی عورت کے ساتھ میں نے کیا کر لیا۔ اس کے علاوہ ان کی سنگ دلی ذکر کی گئی جس سے طبیعت میں اور بھی کبیدگی پیدا ہوئی، جی میں آیا طلاق دیدوں، پھر سوچا آزمالوں، اگر طبیعت کے موافق ہوئی تو ٹھیک ورنہ طلاق دیدوں گا۔

احادیث سے ثابت ہے کہ جب مرد کے پاس اس کی بیوی آئے تو دو رکعت نماز پڑھ کر بیوی کے خیر سے متنفع ہونے کی دعا اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کی پناہ مانگے۔ اس خیال سے وضو کیا، مجھے دیکھ کر اس نے بھی وضو کیا، میں نے نماز پڑھی اس نے بھی نماز پڑھی۔ پھر اس کی طرف متوجہ ہوا، تو وہ بولی "میں آپ کے لیے ایک اجنبی عورت ہوں مجھے آپ کے اخلاق، عادات، کھانوں کا علم نہیں آپ ان چیزوں کو بیان فرمائیں جو آپ کو محبوب ہیں تاکہ ان کو برتوں اور ان چیزوں کو بھی شمار کریں جو آپ کو ناگوار گذرتی ہیں تاکہ ان سے بچوں۔

آپ کے یہاں سے اور میرے یہاں سے شادی بیاہ کا قدیم رواج ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو ہو کر رہتا ہے آپ مجھ پر مالک بنا دیے گئے ہیں تو وہ کام کیجیے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ یا دستور کے موافق رکھیے۔ یا نیکی سے رخصت کر دیجیے۔" میں یہ باتیں کہہ رہی ہوں اور خداوند عظیم سے اپنے لیے، آپ کے لیے اور سارے مسلمانوں کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کرتی ہوں۔

اس موقع پر اس تقریر سے میرے دل میں اس کی جگہ ہو گئی۔ میں نے کہا۔

"تم نے جو کچھ کہا اس پر قائم رہی تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی اور اگر اپنے قول سے انحراف کیا تو سارا الزام تمہارے سر ہے۔ میں فلاں فلاں چیز کو محبوب رکھتا

ہوں اور فلاں فلاں چیز کو ناپسند کرتا ہو۔ اگر کوئی اچھائی پاؤ تو اسے اپنا لو اور اگر کوئی برائی دیکھو تو اسے چھپالو۔ کہنے لگی میرے گھر والوں کی ملاقات کس قدر محبوب ہے۔ "میں اسے پسند نہیں کرتا کہ سسرال کے آدمی زیادہ آمد و رفت سے ملول کریں میں نے کہا"

"پڑوسیوں میں کس کا آنا پسند ہے کہ انھیں آنے کی اجازت دوں اور کسے ناپسند کرتے ہیں کہ روک دوں"

میں نے جواب دیا "اس گھر کے لوگ اچھے ہیں اور اس گھر کے لوگ بڑے ہیں"

اس نے میری بات تسلیم کی، مدت تک اس میں میں کسی قسم کی ناگوار بات نہیں دیکھی اور نہ ہی اس کی زبان سے کبھی ناشائستہ کلمہ نکلا اس کا جو کام ہوتا طبیعت کے موافق ہوتا۔

ایک دن کام سے لوٹا تو گھر میں ایک بڑی بی پر نظر پڑی دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ میری ساس ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی، قریب بیٹھا تو متوجہ ہوئیں۔

بڑی بی۔ السلام علیکم

میں نے کہا وعلیکم السلام اور مخاطب ہوا، "بڑی اچھی بیوی ہیں اور بہترین شریک حیات آپ نے ان کی بڑی اچھی تربیت اور اس کو بہتر تعلیم دی۔

بڑی بی۔ عورت کی دو حالتیں لوگوں کو حسد میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

میں۔ "کون کون سی"؟

بڑی بی۔ ایک وہ حالت جب اس کو لڑکا پیدا ہو، دوسرے وہ حالت جب شوہر کی نظر میں محبوب بن جائے بس اگر کوئی آپ کو شک میں ڈالے تو ڈنڈے سے خبر لو کیونکہ یہی چیزیں زندگی کو مکدر بنا دیتی ہیں۔

میں۔ بڑی بی آپ کا شکریہ آپ نے بڑی اچھی نصیحت فرمائی۔

بڑی بی۔ سسرال والوں کا آپ سے ملاقات کرنا کس قدر محبوب ہے؟

میں۔ جیسا چاہیں۔

اس کے بعد ہر سال کے آغاز میں بڑی بی آتیں پند و نصائح کرتیں اور خیر و برکت کی دعا دیتیں۔ اسی طرح میں اس بیوی کے ساتھ ۲۰ سال رہا لیکن اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں پائی۔

کیا آپ جانتی ہیں

ساجدہ کاظمی انصاری۔ باغوانی

• دنیا میں سب سے لمبے بال مغربی جرمنی کی عورت کے تھے جن کی لمبائی ۹ فٹ ۵ انچ تھی۔

• دنیا کی سب سے بڑی مسجد عراق میں ہے

• کھٹا شہد برازیل کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔

• دنیا میں بھوٹان ایسا ملک ہے جہاں سینما گھر نہیں ہے۔

• چمگادڑ ایسا پرندہ ہے جو بچے دیتا ہے اور اپنے بچے کو دودھ بھی پلاتا ہے۔

• بھالو (ریچھ) ایسا جانور ہے جو زخمی ہونے پر انسان کی طرح روتا ہے۔

• کنگارو جانور ایسا ہے جو خطرہ محسوس ہونے پر اپنے بچوں کو پیٹ میں چھپا لیتا ہے۔

• دنیا کا سب سے لمبا ویل دے ہل افریقہ میں ہے۔

• بجلی کی ایجاد ۱۶۷۲ء میں جرمنی کے وان گورک نے کی تھی۔

• دنیا کی سب سے پرانی یونیورسٹی اٹلی کی ہے۔

• ٹیلی ویژن کی ایجاد ۱۹۲۴ء میں ہوئی۔

• اسپین میں ایک ایسی ندی ہے جس کا پانی خون کے رنگ کا ہوتا ہے۔

• سورج کی کرن کو زمین تک آنے میں ۵۰۰ سکنڈ لگتے ہیں۔

• دنیا میں اٹلی کی زبان میں سب سے کم الفاظ پائے جاتے ہیں۔

گھریلو نسخے

کیا آپ

طیبہ سلمی سلطانہ

خوبصورت

نرم اور ملائم چمکدار گھنے بال عورت کے حسن اور دل کشی میں اضافہ کرتے ہیں، آپ کسی محفل میں اسی وقت ممتاز نظر آسکتی ہیں جب کہ آپ کے بالوں کا انداز بھی متاثر کن ہو۔

خوبصورت میک اپ اور بہترین لباس کے باوجود اگر آپ کے بال بدرونق بغیر کسی اسٹائل کے ہوں تو آپ کی شخصیت کا سارا اثر ختم ہو جائے گا۔ لہذا دلکش نظر آنے کا راز بالوں سے محبت ان کی دیکھ بھال ٹھیک طرح کریں، غذا کا خیال رکھیں۔

جلد کی طرح بالوں کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں، نارمل بال، ملائم بال، خستہ بال، اُجلے بال، کھردرے بال، اگر آپ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ بال کی جڑ بہت ہی نرم و نازک خلیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان ہی خلیوں کے ذریعہ ان کی افزائش ہوتی ہے، یہ جلد کی گہرائی میں ہوتے ہیں ان کی حفاظت چربی کے خلیات کرتے ہیں۔ ان سارے خلیوں کو رسد شریانوں کے ذریعہ ملتی ہی ہے جیسا کہ آپ سب یہ جانتے ہیں کہ بالوں کی جڑوں کا تعلق اعصابی نظام سے ہوتا ہے۔ یہ شاخیں بالوں کو احساس اور اعصابی طاقت پہنچاتی ہیں۔ بالوں کی اقسام میں نارمل بال بہت ہی کم لوگوں کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یعنی ایسے بال جو نرم ملائم مضبوط گھنے ہوں جن میں نہ خشکی ہو اور نہ زیادہ چکناہٹ ہو تو یہ نارمل بال کہلاتے ہیں۔ اس کے برعکس خشک بال آپ نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہوگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ برسوں سے ان کے سر میں تیل نہیں ڈالا گیا ہے یا شیمپو نہیں کیا۔ خشک بھدے بدرونق کھردرے اڑے اڑے سے بال چہرے پر عجیب سی وحشت طاری ہوتی ہے جس سے ان کی جاذبیت میں کمی واقع ہوتی ہے آپ جاننا چاہتے ہوں گے کہ ایسا کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی غذا متوازن نہیں ہوتی ہے۔ لحمیات و حیاتین کی کمی بہت ہوتی ہے مختلف قسم کے شیمپو کے استعمال سے بھی بال بالکل بے رونق اور خشک ہو جاتے ہیں ویسے دیکھا جائے تو کھارا پانی بھی بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔

کچھ خواتین کے بال بالکل چپکے ہوئے ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بہت سارا تیل سر میں ڈالا گیا ہو۔ جس کی وجہ سے بالوں میں چکناہٹ عام طور پر زیادہ، روغنیات اور نشاستے کے استعمال سے ہوتی ہے یا پھر سیبوریا نامی ایک بیماری ہوتی ہے جس میں خون کی کمی، خون کے اجزائے ترکیبی میں خرابی ہو یا متوازن غذا نہ ملنے کی وجہ سے بال کی صحیح نشو و نما نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے بال بہت تیزی سے کمزور ہو کر گرنے لگتے ہیں اور سفید بھی ہونے لگتے ہیں۔ جس طرح میعادی بخار یرقان کا بار بار ہونا، دائمی نزلہ، مستقل سردرد، حیاتین کی کمی، زیادہ دماغی محنت کرنا، اعصابی دباؤ، ذہنی تفکرات و پریشانی دماغ میں خشکی، نمکیات یعنی

فاسفورس کی کمی، آئرن، آیوڈین، کلورین زنک ان سب کی کمی سے بال کی نشوو نمارک جاتی ہے اور بال باریک اور کمزور ہوکر گرنے لگتے ہیں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے بالوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے، اور کسی بھی اشتہاری تیل کا استعمال بغیر کسی طبیب کے مشورے کے اپنے سر پر لگانا شروع کردیتے ہیں جو ان کے لیے نہایت مضر ہے۔ اس طرح ان کے بال نہ صرف گرتے ہیں بلکہ تیزی کے ساتھ سفید بھی ہوتے ہیں۔

جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے بال بہت زیادہ گرنے لگے ہیں تو اس پر فوراً توجہ دیں کیونکہ ابتدا میں اس بیماری پر قابو پانا آسان ہوتا ہے۔ اگر آپ نے اپنے گرتے بالوں کا فوری علاج نہ کیا تو ان کی جڑیں کمزور ہوکر ناکارہ ہوجائیں گی۔ جس سے بال سفید اور تیزی سے گرنے لگیں گے۔ یہ ایک خطرناک علامت ہے اس طرح آپ کو یقیناً گنج جیسی موذی بیماری لاحق ہوسکتی ہے ابتدائی اصولوں کے پیش نظر ہم آپ کو چند ایسی ادویات بتاتے ہیں جن کو آپ گھر میں خود تیار کرکے اپنے بالوں کی حفاظت کرسکتی ہیں۔

نسخہ:۔ پوست و میٹھے چنے کے چھلکے آملہ خشک، شکاکائی، ثابت دھنیا خشک ان سب کو برابر وزن لے کر سفوف بنالیں اور ہفتے میں تین دن اس پوڈر سے سر کو دھوئیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دواؤں کو بھگو دیں اور پھر ایک گھنٹہ کے بعد ان کو سر میں لگائیں ہاتھ کے پوروں سے خوب مساج کریں۔ پھر ایک گھنٹہ کے بعد سر دھو ڈالیں اس سے بال میں نہ تو چکنائی رہے گی اور نہ خشکی بلکہ گھنے لمبے نرم ملائم اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ اگر آپ کے بالوں میں خشکی بہت زیادہ ہے یا چکنائی بہت ہے تو یہ عام طور پر صرف پوست ریٹھے اور ماش کی دال سے سر دھوئیں اس طرح بال خوبصورت ہوجائیں گے۔ پانی میں سرکہ دو بڑے چمچے ڈال کر سر دھولیں۔ اس طرح بال خوبصورت ہوجاتے ہیں اور خالص سرسوں کا تیل سر پر لگائیں تو یہ بال کی صحیح نشوونما کرتے ہیں۔

اگر آپکے بال کھردرے بے رونق یا خشک ہیں تو آپ کو چاہیے کہ پہلے بڑا چمچہ کسٹر آئیل، ایک بڑا چمچہ ناریل تیل اور ایک عدد انڈے کی زردی ملا کر رکھ لیں اور خوب اچھی طرح سر میں ملیں۔ دو گھنٹہ بعد سر کو دھو ڈالیں اس سے بال نرم ملائم اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔

آپ کو چاہیئے کہ ان احتیاط اور ترکیبوں کے ساتھ اپنی غذا کو بھی متوازن کریں کیونکہ جب تک آپ کی غذا متوازن نہیں ہوگی آپکے بال خوبصورت نہیں ہوسکتے۔ متوازن غذا میں وٹامن بی کی ساری قسمیں معدنیات، نمکیات جو سبزیوں سے بآسانی حاصل ہوسکتے ہیں تازہ سبزیاں اپنی غذا میں شامل کریں آیوڈین اور فاسفورس کے لیے مچھلی سے بہتر کوئی نعم البدل نہیں۔ جو کہ قدرت نے وافر مقدار میں فراہم کی ہے۔ پھل کھائیں کیونکہ ان سب میں زیادہ قدرتی طور پر حیاتین موجود ہوتے ہیں۔ صبح سویرے نہار منہ بجائے چائے پینے کے آپ ناشتے میں ایک گلاس اورنج جوس میں مالٹا، کینو، ناشپاتی لیں اور ایک گلاس دودھ بغیر بالائی کا لیں۔ یہ سب غذائیں آپ کے بالوں کی بہترین نگہداشت کرتی ہیں۔ ان کو لمبا گھنا اور خوبصورت بناتی ہیں۔

بالوں کو صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ چند اصولوں پر عمل پیرا ہوں، یعنی بالوں کو روزانہ نہیں دھونا چاہیے۔ ہفتہ میں تین دفعہ سر کو دھوئیں بالوں کو دھوتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ سر میں شیمپو یا دواؤں کے سفوف کا مساج پوروں کے ذریعہ کریں اور اس کے بعد سر کو نیم گرم یا ٹھنڈے پانی سے دھوئیں۔ سر دھونے کے فوراً بعد بالوں میں کنگھی نہیں کرنی چاہیے ورنہ بال بہت زیادہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور کمزور ہوجاتے ہیں۔

ہمیشہ کا پچھتاوا

طالب الہاشمی

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور دین کے بہت بڑے عالم تھے۔ وہ خلیفہ ہارون رشید کے زمانے میں عباسی سلطنت کے سب سے بڑے قاضی (چیف جسٹس) تھے عام دنوں میں جو مقدمے ان کے سامنے پیش ہوتے تھے ان کا فیصلہ وہی کرتے تھے لیکن کبھی کبھی خلیفہ ہارون الرشید خود کچہری لگاتا تھا اس دن قاضی صاحب خلیفہ کے پاس بیٹھتے تھے اور تمام مقدمے اس کے سامنے پیش کرتے تھے۔ خلیفہ ہر مقدمے کا فیصلہ خود کرتا تھا۔ ایک دن خلیفہ نے کچہری لگا رکھی تھی اور قاضی صاحب اس کے سامنے مقدمے پیش کر رہے تھے۔ جب کچھ مقدموں پر خلیفہ اپنا فیصلہ سنا چکا تو قاضی صاحب نے ایک مقدمہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مقدمہ آپکے خلاف ہے۔ عراق کے ایک عیسائی بوڑھے نے دعویٰ دائر کیا ہے کہ فلاں باغ اس کا ہے لیکن آپنے اس پر زبردستی قبضہ کرلیا ہے دعویٰ کرنے والا بوڑھا یہاں موجود ہے اگر آپ فرمائیں تو اسے حاضر کیا جائے۔

ہارون الرشید نے کہا" ہاں اسے عدالت میں حاضر کرو۔

قاضی صاحب نے بوڑھے کو آواز دی اور وہ حاضر ہوگیا۔ قاضی صاحب نے اس سے پوچھا" بڑے میاں آپ کا دعویٰ کیا ہے؟"

اس نے کہا میرے باغ پر امیر المومنین نے زبردستی قبضہ کرلیا ہے، میں آپ سے انصاف چاہتا ہوں"

قاضی صاحب نے سوال کیا اس وقت یہ باغ کس کے پاس ہے"

بوڑھے عیسائی نے جواب دیا۔ "امیر المومنین کے ذاتی قبضے میں ہے"

قاضی صاحب نے ہارون الرشید سے مخاطب ہوکر کہا:

"کیا آپ اس دعوے کے جواب میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

ہارون الرشید نے کہا۔ میرے قبضہ میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں اس شخص کا حق ہو۔ باغ میں بھی اس کا کوئی حق نہیں ہے"

اب قاضی صاحب نے بوڑھے سے کہا:

بڑے میاں کیا تم اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کے لیے کوئی دلیل پیش کرسکتے ہو؟"

اس نے کہا" ہاں امیر المومنین سے قسم لی جائے کہ یہ باغ میرا نہیں ان کا ہے"

قاضی صاحب نے خلیفہ سے کہا" آپ قسم اٹھائیں کہ دعویٰ کا جو جواب آپنے دیا ہے وہ صحیح ہے"

ہارون الرشید نے فوراً قسم کھا کر کہا" یہ باغ میرے والد مہدی نے مجھے دیا تھا اور میں اس کا مالک ہوں"

خلیفہ کو قسم کھاتے دیکھ کر بوڑھے عیسائی کا چہرہ غصے سے لال ہوگیا اور وہ یہ کہتے ہوئے عدالت سے نکل گیا" اس شخص نے اس آسانی سے قسم کھائی ہے جیسے کوئی آدمی آسانی سے ستو گھول کر

پی جائے۔"

خلیفہ کو اس کے الفاظ سن کر سخت غصہ آیا اور چہرہ سرخ ہوگیا۔ اس کا وزیر یحیٰی برمکی بھی وہاں موجود تھا اس نے خلیفہ کا غصہ دور کرنے کے لیے قاضی ابو یوسفؒ سے مخاطب ہو کر کہا:

"آپ نے دیکھا اس انصاف کی مثال دنیا میں کہیں اور مل سکتی ہے؟ ایک معمولی آدمی کے دعوے کے جواب میں امیر المومنین نے قسم اٹھائی ہے۔"

قاضی صاحب نے فرمایا:

ہاں اس کے بغیر انصاف بھی تو نہیں ہوسکتا تھا۔"

اگرچہ اس مقدمے میں قاضی صاحب نے خلیفہ کو قسم کھانے پر مجبور کر دیا تھا لیکن وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جب بھی اس مقدمے کا خیال آتا ہے میں سخت شرمندگی محسوس کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ مجھ سے انصاف میں جو غلطی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا کیا جواب دوں گا۔

لوگوں نے پوچھا آپ سے کیا غلطی ہوئی اس سے زیادہ آپ کیا کر سکتے تھے کہ رعیت کے ایک معمولی آدمی کے مقابلے میں وقت کے سب سے بڑے بادشاہ کو قسم کھانے پر مجبور کردیا۔"

انھوں نے فرمایا ——— میری غلطی یہ تھی کہ میں خلیفہ سے یہ نہ کہہ سکا کہ آپ کرسی سے اتر کر دعوی کرنے والے کے ساتھ کھڑے ہوجائیے یا اجازت دیجئے کہ اس کو بھی کرسی پر بٹھایا جائے مجھے ساری عمر اس غلطی کا پچھتاوا رہے گا۔

بقیہ:- پھوپی امّی

اور غمزدہ لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اجر جمیل عطا فرمائے، اور اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے، اور مرحومہ کی خوب خوب مغفرت فرمائے، حسنات کو قبول فرمائے، درجات کو بلند فرمائے سیئات سے درگذر فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے،

صحیح بخاری میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"جب میں کسی ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو اٹھا لوں پھر وہ ثواب کی امید میں صبر کرے، تو میرے پاس اس کے لیے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں۔ (معارف الحدیث اسوۂ رسول اکرم صلعم)

بیہقی کی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ "موت مومن کا تحفہ ہے"۔ (اسوۂ رسول اکرم صلعم)

رَبَّ توفنا مُسلِماً والحقنا بالصالحین۔ (آمین)

قوم کا سردار

خلیفہ مامون رشید باعظمت بادشاہوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن آپ اپنے حلقہ احباب میں شاہی جاہ وجلال دکھانے کے عادی نہ تھے۔ ایک رات آپکے دوست قاضی یحیٰی کتم آپکے کمرے میں سو رہے تھے۔ مامون الرشید نے بے چین دیکھ کر پوچھا۔ قاضی یحیٰی نے کہا پیاس لگی ہے۔ مامون الرشید فوراً اٹھے دوسرے کمرے سے صراحی اٹھا لائے اور پیالے میں پانی بھر کر انھیں پلایا۔ قاضی یحیٰی نے کہا، امیر المومنین آپ نے کسی خادم کو آواز کیوں نہ دی۔ مامون رشید نے جواب دیا حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ قوم کا سردار اسکا خادم ہے۔

آفتاب حسین تاریخی

دسترخوان

ثمینہ صدیقی

بسکٹ چاکلیٹ اور آئس کریم کیساتھ

اجزاء:-

دودھ ——— تین چوتھائی پیالی
انڈا ——— ایک عدد
میدہ ——— ایک پیالی
بیکنگ پاوڈر ——— ½ چائے کا چمچہ
چینی ——— دو چائے کے چمچے
گھی ——— ۳۰ گرام
آئس کریم ——— ایک چھوٹا کپ
چاکلیٹ ——— ۵۰ گرام
کریم ——— ½ پیالی
مونگ پھلی ——— پندرہ بیس دانے

ترکیب:- انڈے کی سفیدی اور زردی علاحدہ علاحدہ کرلیں زردی میں دودھ ملاکر اسے پھینٹیں اور ایک جان کرکے پھر اس میں میدہ (چھان کر) بیکنگ پاؤڈر اور چینی بھی شامل کرلیں اور آہستہ آہستہ ان چیزوں کو دودھ اور زردی کے آمیزے میں حل کریں۔ پکھن اور پانی بالکل ٹھنڈا کرلیں اور ان سے دودھ کے آمیزے کو نرم اور پتلے آٹے کی طرح گوندھ لیں۔ بسکٹ کے سانچوں میں معمولی سا گھی لگاکر دو،دو چمچے چائے کے یہ آمیزے ڈالیں۔ انڈے کی سفیدی خوب اچھی طرح پھینٹ لیں۔ اور سانچوں میں آمیزے کے اوپر ڈال دیں، اب سانچوں کو ڈھانپ لیں اور تین سے پانچ منٹ تک چولہے پر رکھیں جب ان بسکٹوں کی رنگت سنہری ہوجائے انھیں پلیٹ میں نکال کر ٹھنڈا کرلیں۔ آئس کریم اور چاکلیٹ ساس کے ساتھ بہت خوش ذائقہ لگیں گے۔

چاکلیٹ ساس بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ سو گرام چاکلیٹ کا ایک پیکٹ لیں اس میں کریم اور تھوڑا سا کھولتا ہوا پانی ڈال کر چمچے سے ہلائیں تو چاکلیٹ پگھل جائے گی اور کریم میں یکجان ہوجائے گی۔ اس میں مونگ پھلی کچل کر ڈال دیں چاکلیٹ ساس تیار ہے۔

کیلے کا میٹھا

اجزاء:-

کیلے ——— دو عدد
موسمی یا کینو ——— چار عدد
کشمش ——— ۱۲ عدد
انڈے کی سفیدی ——— ایک عدد
چینی ——— چائے کے ۲ چمچے

ترکیب:- کیلوں کے باریک باریک ٹکڑے کاٹ لیں موسمی یا کینو کا عرق نکالیں اگر آپ کو موسمی یا کینو کے چھلکوں کی کڑواہٹ اچھی لگتی ہے تو چھلکوں کو باریک کاٹ لیں یا پھر دو کینو یا موسمی کا گودا نکال لیں۔ اب کیلوں کے ٹکڑوں میں کینوں کا عرق گودا یا چھلکے اور کشمش ملادیں اور اوون ڈش میں ان چیزوں کو ڈال دیں، انڈے کی سفیدی اچھی طرح پھینٹ لیں۔ جب سفیدی صرف جھاگ کی شکل میں رہ جائے تو اس میں چینی ملاکر مزید پھینٹیں تاکہ چینی حل ہوجائے انڈے اور چینی کے آمیزے کو کیلوں کے ٹکڑوں کے اوپر ڈال دیں اور اوون میں اسے رکھ دیں۔ دس منٹ بعد اوون کو کھول کر دیکھیں، اگر اوپر سے یہ سنہری رنگت اختیار کرجائے تو باہر نکال لیں اور ٹھنڈا یا گرم جس طرح چاہیں پیش کریں۔ بہت عمدہ میٹھا بنے گا۔